تنویر حرم

COPYRIGHT @ www.khanqahemadia.org

شاہ فرید الحق فرید عمادی عظیم آبادی

تنویرِ حرم

(نعتیہ مجموعہ)

زائرِ حرم فرید عصر پیر طریقت

حضرت مولانا سید شاہ فرید الحق فرؔید عمادی عظیم آبادی

سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ

بہار (ہند)

• ناشر •

ادارۂ رشیدیہ، خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ ۸۰۰۰۰۸

اطلاعات

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	''تنویر حرم''
نتیجۂ فکر	:	حضرت مولانا سید شاہ فرید الحق فریدؔ عمادی عظیم آبادی
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	ڈی ٹی پی کمپیوٹرس، کاظمی بیگم کمپاؤنڈ، پٹنہ سیٹی ۸۰۰۰۰۸
سال اشاعت	:	اگست ۲۰۰۰ء
تعداد اشاعت	:	۵۰۰ (پانچ سو)
ضخامت	:	۱۶۰ صفحات
مطبع	:	کراؤن آفسٹ، سبزی باغ، پٹنہ ۴
جزوی مالی تعاون	:	بہار اردو اکاڈمی، پٹنہ
قیمت	:	ستر روپے (Rs.70=00)
ناشر	:	''ادارۂ رشیدیہ''

خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ - ۸

فون (0612) - 641066

عرض ناشر

''ادارہ رشیدیہ'' نے طویل عرصے کے بعد طباعت و اشاعت کے میدان میں پھر سے قدم رکھا اور اس کی ابتدا فریدِ عصر پیر طریقت حضرت مولانا و مرشدنا سید شاہ فرید الحق فریدؔ عمادی عظیم آبادی سجادہ نشیں خانقاہ عمادیہ قلندریہ کے نعتیہ مجموعہ ''تنویر حرم'' کی اشاعت سے کر رہا ہے۔ کافی عرصے تک ادارہ کے پاس حضرت صاحب سجادہ مدظلہ العالی کا یہ مجموعہ رکھا رہا، دو بار کتابت ہوئی لیکن انہیں پسند نہ آئی۔ آخر کمپیوٹر کی کتابت جب پیش کی گئی تو آپ نے پسند فرمایا اور طباعت کا مرحلہ شروع ہوا۔

اس مجموعے کی اشاعت کے سلسلے میں ادارہ بے حد شکر گزار ہے جناب سید سعید رضا گہرؔ کا کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود کمپوز شدہ پروف کی نظر ثانی فرمائی اور اشاعت و ترتیب کے سلسلے میں مفید مشورے دیے اور ساتھ ہی ساتھ قابل صد ستائش و تحسین ہیں جناب ظفر عالم عرف منور صاحب (کراؤن آفسٹ، سبزی باغ، پٹنہ) کہ انہوں نے طباعت کے سلسلے کی تمام تگ و دو اور کاوشیں اپنے ذمہ لے لیں اور اس ذمہ داری کو بڑے حسن و خوبی سے انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی طباعت کے لیے جن لوگوں نے بھی ساتھ دیا ہے ان کے لیے بس اتنی دعا کی جاسکتی ہے کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یہ مجموعۂ نعت پاک جس وقت قبول ہو، ساتھ ہی ساتھ ان حضرات کی عقیدت اور محنتیں بھی مقبول ہو جائیں تو دنیا و آخرت کی سربلندی کے لیے کافی ہوگا۔ اور نعتیہ مجموعے کے صدقے اللہ تبارک و تعالیٰ ادارہ رشیدیہ اور اس کے افراد کو ترقی و کامیابی عطا فرمائے۔

ادارہ

قطعۂ تاریخ طباعت

از

سید شاہ محمد طلحہ رضوی برقؔ چشتی نظامی

محمدؐ مصطفٰی کی نعت لکھنا
یہ زادِ آخرت رب کی قسم ہے

عماد الدین شہ کا ''سیدھا رستہ''
نبی کا فیض اس پر ہر قدم ہے

فریدؔ باصفا نے جمع کرلیں
وہ نعتیں جن میں پنہاں کیف و کم ہے

خدا کا شکر ہے زیرِ طباعت
خوشی اس کی مجھے بھی دم بدم ہے

اشاعت پر کہا اے برقؔ دل نے
''گل افشانیٔ تنویر حرم ہے''

۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

یارب نگہ عنایت ادھر کردو
کانٹا ہے عماد تم گل تر کردو
ہے رنگ گنہ سیتی رُخ اس کا کالا
تم غازۂ عفو سیں منوّر کردو

شمالی ہند میں اردو کا دبستان عظیم آباد اس لحاظ سے بے حد اہم ہے کہ یہاں بھی اردو زبان و ادب کی میراث کسی بھی دوسرے دبستان ادب اردو سے کم قدیم نہیں۔ شاعری ہو یا نثر دونوں میں دبستان عظیم آباد کا پلّہ بہت گراں ہے۔

حضرت سید عماد الدین قلندر پھلواروی قدس سرہٗ العزیز (۱۰۶۵ھ تا ۱۱۲۴ھ) کا رسالہ صراط مستقیم عرف سیدھا رستہ (مصنفہ ۱۰۸۱ھ) کے متعلق مشہور و معروف محقق قاضی عبدالودود فرماتے ہیں:

''...اگر یہ واقعی گیارہویں صدی کا لکھا ہوا ہے تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس صوبہ میں نثر و نظم اردو کا اس سے قدیم تر نمونہ اس وقت تک دستیاب نہیں ہوا ہے۔'' (مارچ ۱۹۳۶ء)

مشائخ، عرفاء اور پیران طریقت کا یہ عظیم المرتبت خانوادۂ عمادیہ عربی، فارسی اور اردو کی بہر طور خدمت میں اپنا ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ انہیں حضرت عماد الدین قلندر

قدس سرۂ بانی خانقاہ عمادیہ کے افراد خانوادہ بالخصوص آپ کے سجادہ نشینان رحمۃ اللہ علیہم کی مشایخانہ، صوفیانہ، عارفانہ، ادیبانہ وشاعرانہ کمالات کی ایک دنیا معترف ہے۔ مثلاً:

۱۔ حضرت سید شاہ عماد الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۶۵ھ تا ۱۱۲۴ھ)

۲۔ حضرت سید شاہ غلام نقشبند سجاد رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۶ھ تا ۱۱۷۳ھ)

۳۔ حضرت سید شاہ نورالحق تپاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۶ھ تا ۱۲۳۳ھ)

۴۔ حضرت سید شاہ ظہورالحق ظہور رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۸۵ھ تا ۱۲۳۴ھ)

۵۔ حضرت سید شاہ صبیح الحق صبیح رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۰۱ء تا ۱۹۷۵ء)

اور ۶۔ حضرت سید شاہ فریدالحق قادری عمادی فرید عظیم آبادی مدظلہ العالی
زیب سجادۂ عمادیہ قلندریہ، خانقاہ عمادیہ، پٹنہ سیٹی

حضرت فرید عمادی کو فن شاعری میں یدطولیٰ حاصل ہے۔ آپ ایک وہبی شاعر ہیں۔ طبیعت فقیرانہ، دل عارفانہ، مزاج شاعرانہ ہے۔ بیک وقت عمادالدین بھی ہیں اور عمادالادب بھی۔ زبان وبیان پر قابل لحاظ قدرت حاصل ہے۔ تقریرِ دل پذیر پر وہ ملکہ حاصل ہے کہ ایک شیریں بیان مقرر کی حیثیت سے دیار وامصار میں معروف ومقبول ہیں، تحریر کم نظیر پر وہ قدرت ہے کہ غزل، مثنوی اور نعت رسول کریم ﷺ کا بڑا سرمایہ جمع ہے۔ طبیعت میں آمد اور زور ہے۔ ذکر وبیانِ رسول ﷺ پر آپ کا دل گداختہ سانچوں میں فکر و خیال کے سونے ڈھالتا ہے۔

تبلیغ دین متین، رفاہ عام، خدمت خلق اور نعتیہ مشاعروں میں سابقہ اور واسطہ عوام الناس سے ہے، لہٰذا اپنے مورث اعلیٰ کی قیمتی روایت کے پیش نظر زبان وبیان کو سادہ، سہل، رواں دواں اور عام فہم رکھتے ہیں۔ اگرچہ خواص میں بھی آپ کا مقام و مرتبہ مخصوص ہے کیوں کہ قرآن وحدیث وفقہ اور عربی وفارسی پر عبور کے باوصف آپ ایک مستند عالم دین و علامہ ہیں۔ لہٰذا آپ کے کلام پر میر تقی میر کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

شعر میرے ہیں گو خواص پسند
پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

تنویرِ حرم حضرت شاہ فریدالحق فرید عمادی مدظلہٗ کی ایک سو گیارہ نعتیہ غزلوں کا مجموعہ زیر اشاعت ہے۔ بیشک یہ مجموعۂ نعت اسم بامسمّٰی ہے۔ آیئے ایک سرسری نگاہ ''تنویرِ حرم'' کی چند نعتوں پر ڈالیں اور دیکھیں اس کا حسن بیان، اس کی طرز ادا اور معنوی طور پر اس میں پوشیدہ و پیداوہ کیف وکم جو ایک پیر طریقت، ایک عارف، ایک اہل اللہ، ایک عاشق صادق رسول اور ایک صاحب وجد و حال بزرگ شاعر شیریں بیان کا خاصہ و کمال ہے، کیسا ہے؟

پہلی نعت شریف کا مطلع جو اس مجموعہ کی بسم اللہ ہے، ملاحظہ ہو:

ارض تری، سما ترا، مالکِ دوجہاں ترا
جو بھی مقام ناز ہے بن گیا سب مکاں ترا

ماہرین زبان وبیان پر آشکارا ہے کہ جب فصاحت وبلاغت ہم آمیز ہوں تو ایسے ہی اشعار متجلی ہوتے ہیں۔ مطلع کے بعد کا شعر ہے:

وصلِ حبیب کے لئے رب بھی مکین ہوگیا
اُس کا کہیں مکاں نہیں، گھر ہوا لامکاں ترا

حضرت فرید فرید عصر ہیں، آپ کا ذہن نکتہ رس ونکتہ آفریں ہے۔ اس پہلی ہی نعت کا مقطع بھی ملاحظہ ہو ؎

کہنے کو کہہ گیا فرید نعتِ حبیب کبریا
اس کا قلم ٹھہر گیا، لفظ لکھا جہاں 'ترا'

سادہ وسہل، عام فہم اور دل نشیں پیرایہ بیان میں کیسی برجستگی وروانی ہے۔

کسی کا وہاں کوئی چارا نہ ہوگا   بجز اس کی رحمت سہارا نہ ہوگا

خدا کہہ رہا ہے یہ بندوں سے کہہ دو — جو ان کا نہیں وہ ہمارا نہ ہوگا
ضرور اپنے بندوں کی سنتا ہے مولا — مصیبت میں تم نے پکارا نہ ہوگا

کیا ان اشعار میں آیات قرآنیہ کی تلمیح نہیں؟ سبحان اللہ

لب ولہجہ کی سادگی، گفتگو کا پرسکون انداز، دلنشیں تلقین، مبلغانہ رویہ سب کچھ مترشح ہے ان اشعار سے اور یہ اوصاف صاحب کلام کی تقدس مآب شخصیت کا پرتو ہیں:

بے ادب کو خدا نہیں ملتا — لطف ایمان کا نہیں ملتا
ہو نہ آل نبی سے گر الفت — فیض سرکار کا نہیں ملتا
لاکھ چاہو تو پا نہیں سکتے — بے وسیلہ خدا نہیں ملتا

نئی اور مشکل طرحی زمینوں میں بھی آپ کی مشق ومہارت سے نئے گل بوٹے کھلتے نظر آتے ہیں:

یہ مہر و ماہ، زمیں، آسماں، سمندر سب
کسی کے نور کے پرتو سے ہیں اجاگر سب
خدا نے عہد لیا سارے انبیاء سے جب
تو کلمہ خوانِ محمد ہوئے پیمبر سب
طفیل نعتِ محمد فریدؔ عاصی کو
قریب دیکھیں گے رب سے بروز محشر سب

آپ کی نعتیں پڑھیے اور اس کیفیت کو محسوس کیجیے جو اہل طریقت پر مجلس سماع میں طاری ہوتی ہے۔ صاحبان جبہ ودستار، خاصان خدائے غفار جب ذوق کرتے ہیں، پاکوب و دست افشاں ہوتے ہیں، عالم وجد میں نعرۂ ہو وحق لگاتے ہیں تو حاضرین وشرکائے محفل کے قلوب بھی ان تجلیوں سے مستنیر ہوتے ہیں جو اہل حق کا حصہ ہیں:

پرانے مضمون کی دلکش تازگی دیکھیے:

صبح نبی از روئے محمد، زلف سے رنگت شام نے لی
ارض مدینہ مسکن ٹھہرا، عرش بریں ایوان محمد
لے کے فریدؔ اب نام مقدس بھر لے دامن نعمت حق سے
ذکرِ نبی سے غافل مت ہو، حاصل کر عرفانِ محمد

نعت پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ جب حکم ربانی ہے:

صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما

تو درود وسلام جان ایمان ٹھہرا۔ خاتمہ بالایمان ہی خاتمہ بالخیر ہے، اور کون ہے جو اس کا متمنی نہیں، کون ہے جس کی زبان پر یہ دعا نہیں۔ شاہ فریدؔ عظیم آبادی فرماتے ہیں:

وصفِ رسولِ محتشم نام نبی محترم
لب پہ ہمیشہ ہو رواں صل علیٰ محمد
وقت اخیر جب ترا آئے فریدؔ بے نوا
کہنے لگے تری زباں صل علیٰ محمد

حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی واسم گرامی زبان پر لانا اور درود پڑھنا جانِ ایمان ہے۔ عرفیؔ نے لکھا ہے:

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

جناب شاہ فریدؔ فرماتے ہیں ؎

دہن پاک کرلو درودوں سے پہلے
کرو پھر بیاں ؔتم کمال محمد

ایک مشہور شعر ہے ؎

زباں پہ بار خدایا ۔ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

اچھا شعر ہے اور یقیناً اچھا شعر ہے مگر اس کے مقابل میں میں جناب فریدؔ کا یہ شعر پیش کرنے کی جرأت کروں گا:

لبوں نے وصل کی لذت اٹھائی
نبی کا نام آیا زباں پہ

تحیّر، تعجب، نطق کے بوسے اور تیقّن، تقدس، وصل کی لذت میں جو فرق مراتب معنوی اور علوئے فکر وخیال کی جلوہ گری ہے، اس کی داد اہل نظر ہی دیں گے۔ ایک دگر نعت کا مطلع و مقطع ملاحظہ فرمایئے:

کعبے کی زمیں اور ہے روضے کی زمیں اور
انوار مکاں اور ہے انوار مکیں اور

کس طرح فریدؔ ان کی بلندی کو بتاؤں
ہے کون بھلا ان کے سوا عرش نشیں اور

اس مقطع میں ''ان کے سوا عرش نشیں'' پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ مشاہدات ظاہر کی دنیا اور ہے مکاشفات باطن کا عالم اور۔ اس مقطع پر تو حضرت آسی غازی پوریؒ کی روح بھی جھوم اٹھی ہوگی۔ انہوں نے تو نزول اجلال کی طرف اشارہ کیا تھا اور بس

ع اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہوکر

ایک سو گیارہ وجد آفریں نعتوں کا یہ مجموعہ اردو کے نعتیہ سرمایے میں ایک اضافہ ارجمند و پر تمکین ہے۔ اس کی ایک ایک نعت پر بطفیل فیضان حبیب ورق کے ورق لکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے محاسن ومحامد پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔

افسوس سردست کم وقتی یا کم بختی حایل ہے اور یہ عاجز و ناتواں محض مجوائے

الامر فوق الادب چند سطروں پر ہی اکتفا کر رہا ہے۔ اس فقیر حقیر سراپا تقصیر کو آج سے تیس سال قبل دوران حج وزیارت حرمین شریفین مقامات مقدسہ ومستجاب غار حرا، غار ثور، جبل النور، عرفات، منیٰ ومزدلفہ، مطاف ومقام ابراہیم، صفا ومروہ، حرمین، باب السلام، مواجہ اقدس، مسجد قبا و قبلتین وغیرہ میں آپ کی والہانہ وعاجزانہ، عاشقانہ، صادقانہ، عابدانہ ومومنانہ الحاح وزاری کے ساتھ عمق دل سے نکلتی، آنکھوں سے ابلتی انفرادی واجتماعی دعاؤں پر آمین ثم آمین یارب العالمین کہنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کے سوز وگداز قلب کا اندازہ رہا ہے۔ ''تنویر حرم'' کی نعتوں میں حضرت فریدؔ کے سوز وساز دروں کی بھرپور عکاسی ہے اور عقیدت ومحبت کی دلکش ترجمانی۔ انشاء اللہ العزیز ''تنویر حرم'' پر بعد اشاعت مزید اظہار خیال کی سعادت حاصل کروں گا

عشق صادق اگر ہے فریدِ حزیں ان کے حسنِ دلآرا پہ مرجائیں گے

پروفیسر سید شاہ محمد طلحہ رضوی برقؔ
سجادہ نشیں خانقاہ چشتیہ نظامیہ، داناپور

۲۷/جولائی ۲۰۰۰ء

یہ بھٹک رہا تھا اِدھر اُدھر، ملی راہ اس کو بھی خوب تر
مِرا خامہ وصفِ نبی کرے مری شاعری کا نصیب ہے
فریدؔ

حق حق حق

میں گدائے مصطفیٰ ہوں....

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کی نگاہِ رحمت کے طفیل اس مختصر سے نعتیہ مجموعے کو پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اگر نگاہِ رحمت میں عزیز ہو جائے تو میری نجات کے لیے کافی ہے۔

میں کون اور کیا ہوں لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں، مگر یہ شعر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

میری پیدائش یکم جمادی الاول ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۱۹۲۸ء کو خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب پٹنہ سیٹی میں ہوئی۔ فریدالحق نام اور محمد نظام الحق عمادی تاریخی نام رکھا گیا۔ سلسلۂ نسب حضرت زینب بنت حضرت فاطمۃ الزہراء علیہما السلام سے ملتا ہے۔ میرے اجداد میں سب سے پہلے حضرت امیر عطاء اللہ زینبی جعفری نے پھلواری شریف کو اپنا مسکن و وطن بنایا۔

میرے والد حضرت مولانا سید شاہ صبیح الحق عمادی قدس سرہٗ، حضرت تاج العارفین پیر مجیب اللہ پھلواروی قدس سرہٗ کی ساتویں پشت میں اور حضرت محبوب رب العالمین خواجہ عمادالدین قلندر قدس سرہٗ کے آٹھویں سجادہ تھے۔ میری والدہ قاضی سید مظاہر امام رحمۃ اللہ علیہ، آبگلہ ضلع گیا کی بڑی صاحبزادی تھیں۔

جب میری عمر چار سال کی ہوئی تو جدامجد حضرت مولانا حافظ سید شاہ حبیب الحق قدس سرہٗ (م-۱۹۴۲ء) نے بسم اللہ خوانی کرائی اور تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر دادا حضور قدس سرہٗ سے حاصل کی۔ منشی علی حسن عظیم آبادی سے خوش خطی کی مشق کرائی گئی، مولانا شاہ عبدالمنان گیاوی مرحوم سے فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، پھر متوسطات تک حضرت والد گرامی اور ملک العلماء حضرت مولانا ظفرالدین قادری عظیم آبادی سے پڑھیں۔ والد گرامی نے تکمیل کے لیے مدرسہ منظر اسلام، بریلی شریف بھیجا اور ۱۹۵۴ء میں وہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ منظر اسلام میں اور اس کے علاوہ جن اساتذہ سے میں نے اکتساب علوم کیے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولوی علیم الدین صاحب کوپا سنگھاڑا، حضرت مولانا احسان علی صاحب پوکھریا، حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں صاحب بریلی شریف اور بریلی شریف کے دوران قیام قاری سردار محمد خاں بیناؤبن سے تجوید سیکھی۔ حکیم احمد رضا عظیم آبادی، پروفیسر حاجی محمد صغیر الدین صاحب اور جناب امیرالدین صاحب وکیل سے علوم فلکیات، ریاضی و دیگر علوم ظنی حاصل کیے۔ پٹنہ میں جب ہومیو پیتھک کالج کھلا تو اس کے ابتدائی بیچ میں داخل ہوا اور ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ بی۔ ایچ۔ آئی کی سند حاصل کی پھر منشی عالم و منشی فاضل، بمبئی سے کیا۔

مدرسہ سے فراغت کے بعد ہی حضرت والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت ہوا اور تعلیم باطنی کا سلسلہ بھی شروع ہوا، سلسلۂ قلندریہ اور قادریہ قمیصیہ کی تعلیم کے بعد والد گرامی نے اجازت و خلافت تمام سلاسل کی، جو انہیں حاصل تھیں، عطا فرمائی۔ تمام اذکار، اشغال اور اوراد و وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۶ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو قادر آباد ضلع بیگوسرائے کے حافظ سید نورالدین احمد مرحوم کی بڑی صاحبزادی (م- ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۳ء) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

۱۹۵۷ء میں محمڈن اینگلو عربک ہائی اسکول، پٹنہ سیٹی میں عربی مدرس اور ہیڈ مولوی کی جگہ میرا تقرر ہوا۔

۷ر فروری ۱۹۷۵ء کو والد گرامی کا انتقال ہوا اور مجھے سجادۂ عمادیہ پر بٹھایا گیا، خانقاہی ذمہ داریوں کے آتے ہی اصول خانقاہ کے مطابق میں نے نوکری سے علیحدگی اختیار کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اُس آستانہ کی جاروب کشی اور سلسلہ طریقت کی خدمت کی سعادت بخشی جسے پھلواری کے خانوادۂ طریقت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور اس سلسلہ طریقت (عمادیہ و مجیبیہ) کی تمام خانقاہیں خانقاہ عمادیہ کی شاخ کی ہی حیثیت رکھتی ہیں۔

میں اس گھر اور خانوادہ میں پیدا ہوا کہ ہوش سنبھالتے ہی میں نے اپنے گھر میں تصوف و ادب اور علم شریعت و طریقت کا چرچا دیکھا۔ والد گرامی اور جدامجد تو عملی تصوف کے نمونہ تھے ہی وہیں والد گرامی صاحب دیوان شاعر تھے۔ چچا حکیم سید شاہ حسین الحق صاحب بھی شاعری کرتے اور کلیم تخلص فرماتے تھے۔ اسی زمانے میں اس خانوادۂ عماد و مجیب میں جناب تمنا عمادی، ادبی دنیا میں بڑی شہرت حاصل کر چکے تھے، ان کے اور دادا حضور کے درمیان علمی گفتگو ہوتی رہتی تھی، پھر والد گرامی کے پاس بھی آتے، کافی صوفیانہ اور ادبی گفتگو ہوتی تھی۔ اس ادبی ماحول میں ہوش سنبھالتے ہی شاعری کا شوق ہوا، ابتداء میں مبارک حسین مبارک عظیم آبادی سے اصلاح لی۔ سترہ سال کی عمر سے باضابطہ اپنی غزل کے ساتھ مشاعروں میں شرکت شروع کی۔ مبارک عظیم آبادی کے بعد عبدالحمید حمید عظیم آبادی شاگرد شاد عظیم آبادی سے اصلاح لینے لگا۔ سجادۂ عمادیہ پر بیٹھنے کے بعد صرف نعتیہ شاعری کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل مجھے چار بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت بخشی (بالترتیب ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۹ء) اور مجھے حرم کعبہ اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر بھی نعتیں کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ کئی اس مجموعے میں شامل ہیں۔

تادم تحریر ۶۴۰ نعتیں، چند اولیاء، اصفیاء اور علمائے عظام کی ۲۶ منقبتیں اور چند سلام و مناجات کہہ چکا ہوں۔

میری مطبوعہ تصنیفات ''تنویرِ حرم'' کے علاوہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مثنوی گوہر کمال، ۲۔ حالات فخر زماں شہاب الدین پیر جگجوت مع حالات حضرت مخدوم آدم صوفی، ۳۔ سفر آخرت، ۴۔ حزب البحر کلاں (ترتیب)، ۵۔ میلاد رسول پر اعتراض اور اس کا جواب، ۶۔ کب کھڑے ہوں نماز میں، ۷۔ عربی کی پہلی اور ۸۔ مناقب اولیاء و اصفیاء (زیر طبع)

الصلوٰۃُ و السّلامُ علیکَ یارسُولَ اللّٰہِ

اُسے ہو کیا خوف روزِ محشر کہ جس نے سنگِ حرم کو چوما
گواہی دے گا یہ سنگِ اسود بروئے باری، کہ ہم کو چوما

جہاں میں آیا جو نورِ وحدت تو سارا عالم ہوا منور
اُس ابرِ رحمت کی بارشوں نے نبی کے ارضِ حرم کو چوما

دیارِ طیبہ میں جب میں پہنچا تو دل کا کیا حال تھا نہ پوچھو
جبیں پہ خاکِ حرم لگائی، دہن سے ارضِ حرم کو چوما

نماز پڑھنے کھڑا ہوا میں نبی کی محرابِ پاک میں جب
نکل کے ناگاہ آنسوؤں نے مصلّیٰ محترم کو چوما

حلیمہ نے جب حَبل سے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں گیا ہے
فرشتہ لے کر گیا ہے ان کو، یہ کہہ کے ان کے قدم کو چوما

خیالِ تحریرِ نعتِ حضرت، فریدؔ آتے ہی کیا بتاؤں
سخن نے میرے دہن کو چوما، دہن نے نوکِ قلم کو چوما

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

ارض تری، سماء ترا، مالکِ دوجہاں ترا
جو بھی مقام ناز ہے، بن گیا سب مکاں ترا

وصلِ حبیب کے لیے، رب بھی مکین ہوگیا
اس کا کہیں مکاں نہیں، گھر ہوا لامکاں ترا

تیرے کلام کی قسم، حسنِ کلام پر ترے
صرف عرب نہیں فدا، سارا ہوا جہاں ترا

خلق ترا، کرم ترا، حسن ترا، ادا تری
رب نے کتاب میں کیا، کتنی جگہ بیاں ترا

مالکِ حشر کا غضب، تیرے کرم سے ٹل گیا
حشر میں بھی مرے نبی، حکم ہوا رواں ترا

تجھ سے جدا نہیں ہے رب، رب سے جدا نہیں ہے تو
ذکرِ خدا جہاں کیا، وصف ہوا بیاں ترا

ذہن کو پاکیاں ملیں، حسنِ عمل عطا ہوا
تیرگی دل کی چھٹ گئی، نام لیا جہاں ترا

باعثِ خلقِ دوجہاں، نورِ الٰہ کی قسم
کعبۂ دل ہو یا حرم نور نہیں کہاں ترا

کہنے کو کہہ گیا فریدؔ، نعت حبیب کبریا
اُس کا قلم ٹھہر گیا، لفظ لکھا جہاں 'ترا'

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

جہل کی ظلمت مٹی، حضرت کا آنا ہوگیا
علم کی شمعیں جلیں، روشن زمانہ ہوگیا

قبلۂ کعبہ، نبی کا آستانہ ہوگیا
میری پیشانی کو جھکنے کا بہانہ ہوگیا

آپ کے آتے ہی کعبہ قبلۂ عالم بنا
آزری کا ختم دنیا سے فسانہ ہوگیا

نورِ شمعِ کبریا پھیلا انہیں کی ذات سے
کلمۂ توحید سے روشن زمانہ ہوگیا

وادیٔ یثرب میں رحمت کی ہوا چلنے لگی
اور زمیں پر نورِ رب کا آستانہ ہوگیا

آپ کے آتے ہی کعبہ بن گیا دارالسلام
نورِ عرفانِ الٰہی کا خزانہ ہوگیا

اُن پرندوں کی چہک کا اور ہی انداز ہے
جن کا طیبہ کے شجر پر آشیانہ ہوگیا

داستانِ غم سناؤں گا بصد عجز و نیاز
گر مرا سرکار کے روضے پہ جانا ہوگیا

بادشاہِ عقلِ کل رب نے بنایا ہے انہیں
ان کے کہنے پر چلا جو بھی، وہ دانا ہوگیا

حبِ سرکارِ دوعالم اور حبِ اہلِ بیت
میری بخشش کے لئے کافی بہانہ ہوگیا

اب تو دکھلائیں خدا را، صورتِ زیبا حضور!
نصف حصہ عمر کا شاید روانہ ہوگیا

لکھ رہا تھا کِلکِ قدرت، داستانِ انبیا
آپ کے آتے ہی، پورا یہ فسانہ ہوگیا

روضۂ سرکار پر رکھ دے جبیں تو اے فرید
تیری قسمت جاگ اٹھی ہے جو آنا ہوگیا

الصّلوٰۃ و السّلامُ علیک یارسُولَ اللہ

ہیبتِ خدا کو امن کا مامن بنادیا
یعنی، تجلیات کا مسکن بنادیا

دنیا ترے حبیب نے روشن بنادیا
اک جلوۂ نگاہ سے گلشن بنادیا

ویراں کیا حضور نے گلزارِ آزری
کوئے حرم کو کفر کا مدفن بنادیا

قرآں کا درس دیکے کیے کھوٹ سب جدا
کتنے دلوں کو آپ نے کندن بنادیا

پورا کیا ہے عہدِ خلیلی حضور نے
ارضِ حرم کو نور کا گلشن بنادیا

اصحابِ مصطفےٰ نے جدائی پہ آپ کی
کی اشک ریزی اتنی، کہ ساون بنادیا

تاریک تھی جبینِ عقیدت مری فریدؔ
اس پیکرِ جمال نے روشن بنادیا

❀❀❀

الصّلوٰۃ و السّلامُ علیک یارسُولَ اللہ

کسی کا وہاں کوئی چارا نہ ہوگا
بجز اس کی رحمت سہارا نہ ہوگا

کدھر جائیں گے یہ گنہگار بندے
اگر اُن کو تیرا سہارا نہ ہوگا

خدا کہہ رہا ہے یہ بندوں سے کہدو
جو اُن کا نہیں ہے ہمارا نہ ہوگا

ضرور اپنے بندوں کی سنتا ہے مولا
مصیبت میں تم نے پکارا نہ ہوگا

سیاہی بتاتی ہے راتوں کی ہم کو
محمدؐ نے گیسو سنوارا نہ ہوگا

کر وا ہوتا عقدہ مصائب کا تیرے
محمدؐ محمدؐ پکارا نہ ہوگا

پریشاں ہو محشر میں امت ہماری
محمدؐ کو ہرگز گوارا نہ ہوگا

مدینے کے مہماں جدائی پہ روئے
درِ مصطفٰے کا نظارا نہ ہوگا

ارم چھوڑ دیں گے حرم چھوڑ دینگے
محمدؐ کو چھوڑیں گوارا نہ ہوگا

شفاعت رہے گی پس و پیش اُس کے
فریدِ حزیں بے سہارا نہ ہوگا

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

مومنوں کو نورِ وحدت سے مجلّٰی کردیا
کعبۂ دل آپ نے سب کا مصفا کردیا

اُس نگاہِ کیمیا گر پر تصدق جان و دل
اک نظر میں جس نے یثرب کو مدینا کردیا

گلشنِ طیبہ میں نہریں بہہ گئیں انوار کی
ہر گلی کو آپ نے عرفاں کا دریا کردیا

اک ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ وحیدرؓ ہی نہیں
کتنے دل کو میرے آقا نے مجلّٰی کردیا

مل رہی تھی خود بخود عرفان کی دولت مجھے
"کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کردیا"

ہے وہی سردارِ عالم ہے وہی مختارِ کل
نورِ حق سے جس نے دنیا کو مجلّی کردیا

منزلِ قوسین پر جاکر حبیب اللہ نے
کیا وقارِ آدم و حوّا دوبالا کردیا

ساقیٔ کوثر نے کتنوں کو بنا ڈالا فریدؔ
بادۂ توحید کے مستوں نے کیا کیا کردیا

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وہ نورِ مجلّی جہاں ہم نے دیکھا
محمدؐ کا جلوہ وہاں ہم نے دیکھا

نہیں ہے مکانِ خدا آسماں پر
زمیں پر خدا کا مکاں ہم نے دیکھا

فرشتے جہاں سر جھکاتے ہیں آکر
خوشا، بخت وہ آستاں ہم نے دیکھا

ہر اک شے میں پائی محمدؐ کی خوشبو
ہر اک گل سے جلوہ عیاں ہم نے دیکھا

لگایا ہو اک رات میں جس نے گلشن
نہ ایسا کوئی باغباں ہم نے دیکھا

فریدؔ حزیں راز کی بات ہے یہ
کہ محبوب رب کو کہاں ہم نے دیکھا

سنا کر داستانِ غم بھی تڑپانا نہیں آتا
مجھے ذکرِ نبی میں اشک برسانا نہیں آتا

یہ سوزِ دل بہ شکلِ اشک، برسانا نہیں آتا
تڑپتا ہوں میں خود، غیروں کو تڑپانا نہیں آتا

یہ دربارِ محمدؐ ہے، سلیقے سے یہاں مانگوں
ادب گاہِ جہاں میں، ہاتھ پھیلانا نہیں آتا

اسیرِ زلفِ احمدؐ ہوں، یہ ہے دیوانگی میری
کہ اب تو گیسوئے ایماں بھی، سلجھانا نہیں آتا

وہ کیا ایمان کے گوہر سمیٹے اپنے دامن میں
جسے الفت میں ان کی سنگِ غم کھانا نہیں آتا

ہوس تو ہے فقیری کی، مگر کرتا ہوں سلطانی
گدائے مصطفےٰ میں، نام لکھوانا نہیں آتا

فریدؔ اپنوں کو آدابِ نبی بتلادیا لیکن
مقامِ مصطفےٰ غیروں کو سمجھانا نہیں آتا

کاش اس حال میں یارب مرا جینا ہوتا
سامنے میری نگاہوں کے مدینا ہوتا

گر سکونت مجھے طیبہ میں میسر آتی
پھر تو کس لطف سے، کس شان سے، جینا ہوتا

ملتے اصحابِ نبی عطر کے بدلے لے کر
جب جبینِ شہِ والا پہ پسینا ہوتا

تیرے قدموں کے تلے ہوتی جہاں کی دولت
جب کہ تو خادمِ سرکارِ مدینا ہوتا

ناز سے کہتا کہ میں طور سے بڑھ کر ہوں فریدؔ
کاش معمور مرا نور سے سینا ہوتا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اہلِ یقیں کو نور کا پیکر دیا گیا
مشرک شعار قلب کو خنجر دیا گیا

اصحابی کالنجوم کا رہبر دیا گیا
ہم رہروانِ دین کو اختر دیا گیا

تعلیم دیں کے واسطے حیدر دیا گیا
صبر و رضا کے واسطے شبر دیا گیا

جس فرشِ خاک پر کہ تھے کانٹے ببول کے
اس سرزمیں کو نور کا جوہر دیا گیا

پینے کی آرزو میں بہادی گئی شراب
بدلے میں اس کے بادۂ کوثر دیا گیا

عرفاں کی مے جہاں کو پلانے کے واسطے
میرے نبی کو نور کا ساغر دیا گیا

اللہ رے صبر و ضبط و تحمل رسول کا
ان کو دعا کے بدلے میں پتھر دیا گیا

مدحِ نبی نجات کا موجب بنی فریدؔ
عاصی کو جنتی کا مقدر دیا گیا

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

دل میں تھی یادِ کبریا، لب پہ کسی کا نام تھا
اپنا حسین مشغلہ، صبح سے تابہ شام تھا

پہنچے جہاں حبیبِ رب، شوق کا وہ مقام تھا
ایک تھی ذاتِ مصطفٰے جلووں کا اژدہام تھا

ناز و نیاز کچھ نہ تھے، پردے تھے سب اٹھے ہوئے
قیدِ حجاب بھی نہ تھی، جلوہ خدا کا عام تھا

عرش پہ کیا لکھا گیا دیکھا نہ تھا کسی نے بھی
بعد میں راز کھل گیا میرے نبی کا نام تھا

جس نے اسے بنادیا، جس نے کرم کی بھیک دی
لب پہ فریدِؔ بینوا ایک اُسی کا نام تھا

❀❀❀

فرشتوں نے نبی کو جب ترے دربار میں دیکھا
یہ رشک آیا، بشر کو عالمِ انوار میں دیکھا

بنا گلزارِ طیبہ نورِ سرکارِ دوعالم سے
جمالِ مصطفٰے ہم نے در و دیوار میں دیکھا

نہ کیوں موسیٰ برابر بھیجتے قربِ خدا اُن کو
کہ جلوہ رب کا چشمِ احمدِ مختار میں دیکھا

یہ بولے حضرتِ ابنِ سلامؓ، اللہ شاہد ہے
جمالِ ابن مریم آپ کے رخسار میں دیکھا

جہانِ کفر جن کی طاقتوں سے کانپ اٹھا تھا
وہ جلوہ کافروں نے حیدرِ کرار میں دیکھا

وہ منظر میری آنکھوں نے نہیں دیکھا فرید اب تک
جو منظر میں نے طیبہ کے گل و گلزار میں دیکھا

یا رسولِ کبریا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ
مظہرِ نورِ خدا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

یا محمدؐ مصطفٰے صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ
خلق کے حاجت روا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

وادیٔ یثرب میں جب پہنچے محمدؐ مصطفٰے
شور طیبہ میں ہوا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

عطرتِ زلفِ محمدؐ سے بسا سارا چمن
بکھری جب زلف دوتا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

ہم گنہگارانِ امت کی خطائیں کچھ نہیں
انکی رحمت ہے سوا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

صورتِ آقا لحد میں دیکھتے ہی اے فرید
کہہ اٹھوں میں برملا صَلِّ علیٰ صَلِّ عَلیٰ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

یہ مہر و ماہ، زمیں، آسماں، سمندر سب
کسی کے نور کے پرتو سے ہیں اجاگر سب

تخیلات کی دنیا میں نور کی بارش
کہ ڈھادیئے ہیں محمدؐ نے کاغذی گھر سب

یہ خونِ قلب و جگر ہی بتاگئے مجھ کو
لگے ہیں عشقِ محمدؐ میں آج نشتر سب

خدا نے عہد لیا سارے انبیاء سے جب
تو کلمہ خوانِ محمدؐ ہوئے پیمبر سب

طفیلِ نعتِ محمدؐ فریدؔ عاصی کو
قریب دیکھیں گے رب سے بروزِ محشر سب

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نقشِ پائے مصطفٰے سے دل سجایا ہے بہت
قلبِ خفتہ اس طرح ہم نے جگایا ہے بہت

میری خاکِ قبر بھی کچھ کم نہیں ہے طور سے
میں نے بھی ذکرِ نبی میں دل جلایا ہے بہت

عاصیوں نے کرکے ذکرِ مصطفٰے ہر شام کو
تیرہ و تاریک دل کو جگمگایا ہے بہت

واعظا! تو ہی نہیں ہے مالکِ باغِ جناں
قصۂ سرکار میں نے بھی سنایا ہے بہت

روزِ محشر رحم کر یارب ہمارے حال پر
نغمۂ نعتِ محمدؐ ہم نے گایا ہے بہت

اے خدا اس ساقیِ کوثر پہ ہو لاکھوں درود
بادۂ عرفانِ رب جس نے پلایا ہے بہت

کیجئے للہ میرے حال پر چشمِ کرم
یا رسول اللہ دشمن نے ستایا ہے بہت

کیوں نہیں قربان ہوں مومن تمہارے حکم پر
عاصیوں کو رب سے تم نے بخشوایا ہے بہت

تیرے چہرے کی ضیا بتلا رہی ہے اے فریدؔ
غازۂ حبِّ نبی تونے لگایا ہے بہت

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

یہ عالم بنا ہے برائے محمدؐ
کروں کس طرح میں ثنائے محمدؐ

ملا رب سے انعام و اکرام اُس کو
ہوا دل سے جو بھی فدائے محمدؐ

میں کب تک تڑپتا رہوں گا خدایا
کبھی خواب میں بھی نہ آئے محمدؐ

ہے ایمان آلِ نبی کی محبت
ولائے حسن ہے ولائے محمدؐ

یہ سمجھو مقدر مرا اوج پر ہے
ہو گر مجھ کو حاصل رضائے محمدؐ

فریدؔ اس کو مومن کہیں کس طرح ہم
نہ ہو جس کے دل میں ولائے محمدؐ

الصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

درودِ محمدؐ سلامِ محمدؐ
پڑھے جارہا ہے غلامِ محمدؐ

جھکا عرشِ اعظم بھی اسریٰ کی شب میں
ہے عزت و احترامِ محمدؐ

تھا زیرِ قدم عرشِ اعلیٰ بھی ان کے
بلند اور بالا مقامِ محمدؐ

ہدیٰ خواں تھی رحمت پس وپیش ان کے
فرشتوں نے دیکھا خرامِ محمدؐ

کہا اُدْنُ مِنّی حَبِیْبِی حَبِیْبِی
ہے قربِ الٰہی مقامِ محمدؐ

مخالف، ہوئے جن کو سن کر موافق
وہ قندِ شکر ہے کلامِ محمدؐ

محمدؐ کے خادم کا رتبہ نہ پوچھو
امیرِ جہاں ہے غلامِ محمدؐ

تکلم سے اُن کے کھلے راز بستہ
حقیقت نوا ہے کلامِ محمدؐ

کرو عظمتِ گفتگوئے مطہر
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

کرم کر خدایا فریدِ حزیں پر
سناتا ہے سب کو پیامِ محمدؐ

اَلصّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

سارے نبی سے ارفع و اعلیٰ سب سے بڑی ہے شانِ محمدؐ
جن و بشر ہیں تابع اُن کے اعلیٰ ہے فرمانِ محمدؐ

جس نے اپنی جان گنوائی حق نے بخشی اس کو رفعت
مل گئی رب سے زیست کی لذت ہوگئے جو قربان محمدؐ

جامِ کوثر ہاتھ میں لے کر آئیں گے جب سرورِ عالم
دیکھیں گے سب اہلِ محبت روزِ جزا فیضانِ محمدؐ

صبح بنی از روئے محمدؐ، زلف سے رنگت شام نے لے لی
ارضِ مدینہ مسکن ٹھہرا عرشِ بریں ایوانِ محمدؐ

جس پر آئیں روز فرشتے جس پہ سدا ہو نور کی بارش
جس کے ذرے رشکِ جناں ہوں، وہ تو ہے ایوانِ محمدؐ

لے کے فریدؔ اب نام مقدس بھر لے دامن نعمتِ حق ہے
ذکرِ نبی سے غافل مت ہو حاصل کر عرفانِ محمدؐ

اَلصّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

مظہرِ ذاتِ لامکاں صَلِّ علیٰ محمدٍ
باعثِ خلقِ دوجہاں صَلِّ علیٰ محمدٍ

مصدرِ فیضِ مرسلاں صَلِّ علیٰ محمدٍ
مطلعِ نورِ عارفاں صَلِّ علیٰ محمدٍ

آپ ہیں نازِ دوجہاں صَلِّ علیٰ محمدٍ
آپ ہیں فخرِ مرسلاں صَلِّ علیٰ محمدٍ

مونسِ قلب وجسم و جاں صَلِّ علیٰ محمدٍ
پشتِ پناہِ بیکساں صَلِّ علیٰ محمدٍ

وصفِ رسولِ محتشم نامِ نبیِٔ محترم
لب پہ سدا رہے رواں صَلِّ علیٰ محمدٍ

وقتِ اخیر جب ترا، آئے فریدؔ بے نوا
کہنے لگے تری زباں صَلِّ علیٰ محمدٍ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

دل ہے فرید میرا نذرانۂ محمدؐ
روزِ ازل سے میں ہوں دیوانۂ محمدؐ

آوازِ گل ہو یا ہو بلبل کی نغمہ خوانی
ہر اک کی ہے زباں پر افسانۂ محمدؐ

مدت سے اپنے دل میں جلوے بسا رہا ہوں
تعمیر کررہا ہوں کاشانۂ محمدؐ

عنوان اتنے آئے، کچھ بھی نہ لکھ سکا میں
لکھنے کو جب بھی بیٹھا افسانۂ محمدؐ

رندوں میں سب سے آگے ہے میری بادہ خواری
منہ سے لگا لیا ہے پیمانۂ محمدؐ

اُن کی حدیث میں ہے ذکر و صفاتِ باری
قرآں کی ساری سورہ افسانۂ محمدؐ

چمن چمن کے نقشِ پا پر سجدے ہی کررہا ہے
باہوش کس قدر ہے دیوانۂ محمدؐ

انسانیت کو بخشی معراج، مصطفیٰ نے
کیسے ادا کروں میں شکرانۂ محمدؐ

کہدو فرید سب سے چھیڑیں نہ اس کو ہرگز
فرزانہ جہاں ہے دیوانۂ محمدؐ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نہیں کوئی میرا سوائے محمدؐ
میں جیتا ہوں اب تو برائے محمدؐ

مری عمر گزرے گی مدحِ نبی میں
میں کرتا رہوں گا ثنائے محمدؐ

مٹی کوئی سنت نہ اُن کی جہاں سے
کہ باقی ہے ہر اک ادائے محمدؐ

وہیں پر کروں گا میں سجدوں پہ سجدے
جہاں مل گئے نقشِ پائے محمدؐ

وہی ہے وہی، عارفِ حق، وہی ہے
کہ حاصل ہے جس کو ولائے محمدؐ

یہ جذبِ عقیدت نہیں ہے تو کیا ہے
کہ ہیں جان و دل میں سمائے محمدؐ

ملی جب نماز اُن کو تحفے میں رب سے
تو اخلاق پر مسکرائے محمدؐ

نہ چھیڑو اسے، وہ برا مان لیں گے
فریدِ حزیں ہے گدائے محمدؐ

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

عرش سے آئی جب صدا صَلِّ علیٰ محمدٍ
نور سے بھر گئی فضا صَلِّ علیٰ محمدٍ

کیوں نہ ہو افضلِ فلک، آتے ہیں اُس جگہ ملک
کوچہِ شہرِ مصطفیٰ صَلِّ علیٰ محمدٍ

کعبے سے وہ ہوا چلی، کفر کی آگ بجھ گئی
آیا جو نورِ کبریا صَلِّ علیٰ محمدٍ

فکر نہ کر نجات کی بخشش و التفات کی
بن تو فدائے مصطفیٰ صَلِّ علیٰ محمدٍ

نورِ جبینِ عابداں، سرمۂ چشمِ زاہداں
خاکِ مزارِ مصطفیٰ صَلِّ علیٰ محمدٍ

بابِ کرم وہیں کھلا نامِ نبی جہاں لیا
نور سے قلب بھر گیا صَلِّ علیٰ محمدٍ

صاحبِ عز و محتشم سارے نبی سے محترم
آپ کی ذاتِ باصفا صَلِّ علیٰ محمدٍ

مشعلِ بزمِ مرسلاں نجمِ جبینِ ساجداں
خاکِ درِ رسولِ ما صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

اُن کی زباں ہے نور کی بات مرے حضور کی
ہوتی ہے کتنی دلربا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

سبزے وہاں لہک اٹھے غنچہ و گل مہک اٹھے
ان کا قدم جہاں گیا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

سیرتِ پاکِ مصطفیٰؐ، کرتا ہے خود خدا بیاں
ذکر کرے فریدؔ کیا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نہیں حسن میں ہے مثالِ محمدؐ
ہے بے مثل و یکتا جمالِ محمدؐ

تصوّر میں آقا کے ڈوبا رہوں میں
نہ ہو محو دل سے خیالِ محمدؐ

عمل ہو ہمارا مطابق نبی کے
عطا کردے یارب خِصالِ محمدؐ

دہن پاک کرلو درودوں سے پہلے
کرو پھر بیاں تم کمالِ محمدؐ

فریدِؔ حزیں کو عطا کر خدایا
ادائے محمدؐ خصالِ محمدؐ

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ہوتا ہے ذکرِ سیدِ عالم ثنا کے بعد
وصفِ نبی بیان ہو، وصفِ خدا کے بعد

واجب ہے ہم پہ عظمتِ سرکارِ دوجہاں
درجہ میں ہیں نبیِ مکرم، خدا کے بعد

رحمت پہ آنچ آئے گی، تیرے حبیب کی
جنت جو دے گا بندوں کو یارب! سزا کے بعد

دنیا میں جس نے کی ہے محبت رسول سے
ان کی جلو میں ہوگا وہ مؤمن، قضا کے بعد

قرآں کا حکم ہے یہ سنو مومنو! بغور!
کوئی نبی نہ ہوگا حبیبِ خدا کے بعد

لاکھوں حسیں جہان میں آئے مگر فریدؔ
واللہ! حُسن، حُسن نہیں، مصطفیٰ کے بعد

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

فرشتے جا نہیں سکتے وہاں پر — محمدؐ مصطفیٰ پہنچے جہاں پر
جہاں پر نقشِ پائے مصطفیٰ ہو — جھکا لو اپنی گردن تم وہاں پر
بتایا مصطفیٰ نے شانِ باری — یہ احسان ان کا ہے سارے جہاں پر
مقدر اپنا روشن کرلیا ہے — جھکا کر اپنا سر، اس آستاں پر
ملا کرتی ہے دولت دوجہاں کی — محمدؐ مصطفیٰ کے آستاں پر
مجھے بھی ناز ہے طیبہ پہ واعظ — اگر نازاں ہے تو باغِ جناں پر
الٰہی جب دمِ آخر ہو میرا — محمدؐ ہی محمدؐ ہو زباں پر
وہی ہیں باعثِ تخلیقِ عالم — اُنہیں کی حکمرانی ہے جہاں پر
لبوں نے وصل کی لذت اٹھائی — نبی کا نام جب آیا زباں پر

فریدؔ اُن کی ولا میں غرق ہوجا
حکومت پھر کریگا تو جہاں پر

❀❀❀

الصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہِ

کعبے کی زمیں اور ہے روضے کی زمیں اور
انوارِ مکاں اور ہے انوارِ مکیں اور

اے ظلمتِ شب اور ٹھہر لے لے اجالا
چمکے گا ابھی مہرِ ازل نورِ مبیں اور

چہرا ہی بتا دیتا ہے خود رونقِ عرفاں
زاہد کی جبیں اور ہے عابد کی جبیں اور

اے زائرِ طیبہ تجھے جو لینا ہو لے لے
ملنے کی نہیں دولتِ عرفاں یہ کہیں اور

پہناؤ اے الفتِ طیبہ کے سلاسل
ایسا نہ ہو دیوانگی لے جائے کہیں اور

وہ جا کہ جہاں عقلِ بشر جا نہیں سکتی
تھا قربِ خداوند کوئی پردہ نشیں اور

ثانی ہی نہیں کوئی محمدؐ کا جہاں میں
اللہ نے بنایا ہی نہیں ان سا حسین اور

کس طرح فریدؔ ان کی بلندی کو بتاؤں
ہے کون بھلا ان کے سوا عرش نشیں اور

الصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہِ

جہاں میں آپ آئے رازدارِ کُن فکاں ہوکر
بتائی راہِ وحدت آپ نے وحدت نشان ہوکر

بکھیرے کتنے جلوے نورِ احمد نے نہاں ہوکر
کیا حضرت نے پاکیزہ جہاں کو خود عیاں ہوکر

خدا نے اس لئے مضمر رکھے ہیں فائدے اس کے
کہ تامحشر رہے نامِ نبی وردِ زباں ہوکر

فضائے دوجہاں زلفِ محمدؐ سے معطر ہے
بسائے اس نے کتنے گلستاں عنبر فشاں ہوکر

کہا خیرُ الامم جس نے، وہی عزت کا ضامن ہے
نہ محشر میں رہینگے ہم ندامت کے نشاں ہوکر

گنہگارانِ امت، روزِ محشر مضطرب کیوں ہوں
سرِ محشر وہ آئینگے شفیعِ عاصیاں ہوکر

اگر مقبول ہوجائیں فریدؔ زار کی نعتیں
تو محشر میں رہے گا ان کا دامن سائباں ہوکر

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہ

مرا سر ہو الٰہی بس وہاں پر
نظر آئے وہ نقشِ پا جہاں پر

گئے آقا ہمارے آسماں پر
ہماری بات پہنچی لامکاں پر

نہ پوچھو کیا ملا اس آستاں پر
وقارِ زندگی پایا وہاں پر

وہیں پہ ہے نزولِ جلوۂ حق
جبیں رکھی ہے، حضرت نے جہاں پر

درود وحمد کی جھرمٹ میں لوگو!
کسی کا تذکرہ ہے لامکاں پر

ظہور رحمۃ للعالمین سے
اداسی چھائی بزمِ کافراں پر

بلاوا جس کا آئیگا وہاں سے
وہی پہنچے گا ان کے آستاں پر

حرا کے نور کی رفعت نہ پوچھو
وہ چھاتا ہی گیا سارے جہاں پر

کیا کاشانہ حق جس نے طاہر
سلام ایسے حرم کے پاسباں پر

سلامی کے لیے آتے فرشتے
ہمیشہ صبح وشام اس آستاں پر

وہیں پہ میرا مدفن ہو الٰہی
کہ ہو سایہ فگن رحمت جہاں پر

بنا کرتی ہے قسمت بیکسوں کی
ہمارے مرشدوں کے آستاں پر

مرے پیروں کا ہے وہ آستانہ
نبی کی روشنی پائی جہاں پر

فرید آخر نہ کیوں جاگے مقدر
جبیں رکھی ہے اُن کے آستاں پر

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہ

نعت گوئی کا یہ ملا اعجاز
ذہن کو میرے مل گئی پرواز

کھائی قرآن نے تری قسمیں
بھایا اللہ کو ترا انداز

گفتگو روز رب سے ہوتی تھی
روز آتی تھی عرش سے آواز

ادنٰی منی سے یہ ہوا ظاہر
مصطفٰی ہوگئے ترے ہمراز

آپ ہیں یا خدائے واحد ہے
کیا بتائیں کہ کون ہے طناز

ہے جہاں حجرۂ رسول اللہ
رحمتوں کا وہیں پہ ہے غماز

تیری رحمت کے ہی سہاروں پر
بج رہا ہے حیات کا یہ ساز

اک سہارا ہے آپ کا آقا
کوئی ہمدرد ہے نہ ہے دم ساز

نعتِ سرکار لب پہ ہو جاری
جسم سے روح کی ہو جب پرواز

گر نہ لیں گے مری خبر آقا
زندگی کا بجے گا کیسے ساز

چھپ کے نام حبیب لیتا ہوں
بھکے مجنون نہ سن کے یہ آواز

چمکی قسمت فرید کی اب تو
اس کو طیبہ سے مل گئی آواز

❀❀❀

الصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللّٰہِ

مسجد نبوی، رند کی محفل — بادۂ عرفاں، ساقیِ کامل
نوری چہرہ، رحمتِ کامل — ششدر و حیراں، ساری محفل
بزمِ صحابہ، نور کی محفل — پڑھ کر قرآں، بن گئے قابل
کتنے آئے یوسفِ دوراں — ایک محمدؐ، حُسن میں کامل
اللہ، اللہ، حُسن کا عالم — لب ہے ساکت، کہنا مشکل
ان کا تکلّم، بات خدا کی — نطقِ محمدؐ، دفترِ کامل
علم کے دریا، تم نے بہائے — کردیئے آساں عقدۂ مشکل
سارے نبی میں سب سے اونچے — حق سے واصل، حق ہے شامل
کفر کی کشتی، ڈول رہی تھی — آپ تھے طوفاں آپ تھے ساحل
کاش! وہ آئیں، میرے گھر میں — انکی آمد زیست کا حاصل
قسمت جاگی، جس نے دیکھا — بن گئی دنیا، مل گئی منزل

مجھ سے فریدؔ خستہ جگر کو
انکی زیارت، کاش ہو حاصل

❀❀❀

الصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللّٰہِ

سر پہ ہے ان کے تاجِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
روشن ان سے بزمِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

روزِ ازل سے ان کی رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
ان کے صدقے سب کی نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نام لکھا ہے حق نے ان کا عرشِ بریں پر خطِ جلی سے
کس نے پائی ایسی عظمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محسنِ اعظم نوعِ بشر کا، حاکمِ اعلیٰ خلق نگر کا
ہرجا نافذ، ان کی شریعت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

دُرِّ ہدایت، کنزِ شرافت، محسنِ خلقت، سایۂ رحمت
روحِ دوعالم، جانِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

گالی سن کر، جس نے دعا دی، جس نے بخشا خون چچا کا
خُلق کے پیکر، مخزنِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

فرق مٹا محتاج وغنی کا، قسمت چمکی محنت کش کی
مایۂ محنت قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وسلم

فاقہ کشوں کی بھوک بجھائی، مرتے ہوؤں کی جان بچائی
شانِ رحیمی، دُرِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم

بربطِ ایماں چھیڑو خدا را، نغمۂ وحدت گاؤ فریدؔ اب
اور بجاؤ سازِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

رموزِ ختمِ نبوت کسی کو کیا معلوم
بجز خدا یہ حقیقت کسی کو کیا معلوم

رسولِ پاک کی رفعت کسی کو کیا معلوم
نبی کی شانِ رسالت کسی کو کیا معلوم

فرشتے صبح و مسا اس جگہ پہ آتے ہیں
درِ رسول کی عظمت کسی کو کیا معلوم

حضور سرورِ عالم جہاں پہ سوتے ہیں
اس ارضِ پاک کی رفعت کسی کو کیا معلوم

حریم قدس میں، کعبے میں، خانۂ دل میں
نبی کے نور کی وسعت کسی کو کیا معلوم

زمینِ مسجد نبوی کی بات کیا کہنا
وہ ارضِ پاک ہے جنت، کسی کو کیا معلوم

غمِ رسول، خیال رسول، یاد رسول
ملی ہے کیسے یہ دولت کسی کو کیا معلوم

جو اشک آنکھوں سے یادِ نبی میں ڈھلتا ہے
اُس ایک قطرے کی قیمت کسی کو کیا معلوم

غلامِ آلِ محمدؐ میں ہے فریدِ حزیں
ہے اُس کی اُن سے یہ نسبت کسی کو کیا معلوم

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

بیانِ وصفِ احمد سے دل اپنا شاد کرتے ہیں
تصور ان کا کرکے اپنا گھر آباد کرتے ہیں

جو دیوانے ہیں سرکارِ دو عالم کی محبت میں
وہ اشکوں سے تری خاطر دلِ ناشاد کرتے ہیں

بقدرِ ظرف پینے والا پی کر لوٹ آتا ہے
وہ ساقی اپنے رندوں کو پلاکر شاد کرتے ہیں

درودِ پاک پڑھتے ہیں جب اُن کا نام آتا ہے
انہیں سنی مسلماں ہی ادب سے یاد کرتے ہیں

دیارِ مصطفیٰؐ میں آہ و زاری میری پہنچے گی
کہو دشمن سے، مجھ کو کیوں عبث برباد کرتے ہیں

چراغ ان کی محبت کا جلاکر اپنے سینے میں
جہنم سے ہم اپنے آپ کو آزاد کرتے ہیں

سلامی قدسیوں کی لیں گے محشر میں وہی ممکن
جو نورِ مصطفیٰؐ سے اپنا دل آباد کرتے ہیں

دعا آخر نہ کیوں پہنچے گی دربارِ الٰہی میں
فرید اُن کا وسیلہ دے کے ہم فریاد کرتے ہیں

الصّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللہ

نگاہِ حسنِ عقیدت کو انتظار کہاں
اگر ہے ان سے محبت تو پھر قرار کہاں

مسیح و خضر بھی محشر کے روز دیکھیں گے
کہ ہم کہاں ہیں، محمدؐ کا ہے وقار کہاں

ہر ایک کوچۂ طیبہ ہے گلستانِ جناں
وہاں کے جیسی بھلا اِس جگہ بہار کہاں

سکونِ امتِ مضطر کو دے گا کون آخر
بتائیں آپ ہی! جائیں یہ بے قرار کہاں

نصیب ہوتی ہے قسمت سے دولتِ دیدار
مری نگاہ کہاں / صاحبِ وقار کہاں

صدا نہ رونے کی نکلے درِ رسول ہے یہ
خیال اتنا رہے تو ہے اشکبار کہاں

بہارِ طیبہ کی رعنایاں جو دیکھی ہیں
بہار دیکھیں ہزاروں مگر بہار کہاں

حرم میں دیکھیے اس مالکِ حرم کا مقام
حریمِ ناز کہاں امن کا دیار کہاں

عجب ہے شانِ زکریا عجب ہے شانِ کلیم
شہیدِ ناز کہاں ہے شہیدِ دار کہاں

وصالِ سرورِ عالم پہ بول اٹھی دنیا
"بہار کو تو نظر لگ گئی بہار کہاں"

ادب کی جا ہے یہاں دور سے سلام کرو
فرید اپنا مقام اور تاجدار کہاں

اَلصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

شیطان کے پیرو ہیں لاکھوں، حساں سا غزل خواں یاد نہیں
اسلام کی باتیں بھول گئے، اقوالِ رسولاں یاد نہیں

تو فاتحِ ملک و ملت تھا، تائید خدا تھی ساتھ ترے
تو نصرتِ حق کیوں بھول گیا، کیوں رحمتِ یزداں یاد نہیں

افسانۂ قیس و لیلیٰ کل، سرخی تھی فسانے کی تیرے
مجنوں کی حکایت یاد رہی، تاریخ مسلماں یاد نہیں

دیوانۂ طیبہ ہوش میں آ، آواز نہ دے فریاد نہ کر
ایماں نہ کہیں مٹ جائے ترا، کیا آیتِ قرآں یاد نہیں

دیکھے تو گلستاں میں نے بہت، سب بھول گئے، سب بھول گئے
طیبہ کی بہاروں کے صدقے، اب کوئی گلستاں یاد نہیں

رنگینیٔ دنیا میں ایسا، الجھا ہے فریدؔ زار کہ تو
جو عہد ازل میں رب سے کیا، افسوس وہ پیماں یاد نہیں

❀❀❀

اَلصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

چمکتا تھا جو برجِ آسماں میں — وہی آیا ہے اب ارضِ جہاں میں
زمیں کی برتری تو آج دیکھو — مکاں کا نور پہنچا لامکاں میں
خدا نے بے مثال ان کو بنایا — کوئی ثانی نہیں اُن کا جہاں میں
بلالو میرے آقا پھر مدینہ — نہیں لگتا ہے جی ہندوستاں میں
ہزاروں خوبیاں بخشی ہیں رب نے — کوئی تجھ سا نہیں ہے اس جہاں میں
بہارِ زندگی حاصل ہوئی ہے — بہ فیضِ مصطفیٰؐ ہم کو جہاں میں
بہ فیضِ مصطفیٰؐ پائے ہیں درجے — ولی آئے ہیں جتنے اس جہاں میں
زبانِ مصطفیٰؐ رب کی زباں ہے — خدا نے بات کی ان کی زباں میں
کسی چہرے کی تابانی ہے دنیا — کسی کا نور ہے سارے جہاں میں
بنایا اس لیے کوثر خدا نے — رہیں ممکن نہ پیاسے اُس جہاں میں
خلیل اللہ کا جو دین گم تھا — وہ ابنِ آمنہ لائے جہاں میں

فریدؔ آخر نہ کیوں منزل پکارے
کہ تو بھی ہے غلامِ مرسلاں میں

❀❀❀

جدھر دیکھتا ہوں، جہاں دیکھتا ہوں　　محمدؐ کا جلوہ وہاں دیکھتا ہوں
ہویدا ہوئی جب سے رحمت خدا کی　　منور میں سارا جہاں دیکھتا ہوں
عقیدت کی نظروں کا اعجاز دیکھو　　کہاں سے میں بیٹھا کہاں دیکھتا ہوں
جہاں رحمتوں کے برستے ہیں بادل　　نبی کا وہیں آستاں دیکھتا ہوں
محمدؐ کی رحمت کا اعجاز یہ ہے　　کہ قہار کو مہرباں دیکھتا ہوں
مدینے کے پھولوں کی نکہت نہ پوچھو　　میں رنگِ محمدؐ نہاں دیکھتا ہوں
پرندوں کو الفت ہے طیبہ سے ایسی　　ہر اک شاخ پر آشیاں دیکھتا ہوں
ہے طیبہ میں نورِ خدا جلوہ فرما　　کسی لامکاں کا مکاں دیکھتا ہوں
مدینے کی گلیاں ہیں جنت بداماں　　گلستانِ جنت نشاں دیکھتا ہوں
شفاخانہ ہر مرض ہے مدینہ　　مسیحائے عالم وہاں دیکھتا ہوں

فریدؔ اپنی تقدیر ہوگی منور
میں نورِ خدا مہرباں دیکھتا ہوں

❀❀❀

نبیٔ محترم کے آستاں سے جب گذرتے ہیں
جدائی پر ملائک اور بشر سب آہ بھرتے ہیں

مزارِ سید پیغمبراں کی بات کیا کہنا
"زیارت کو فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں"

رؤفی کے، رحیمی کے، کریمی کے، حلیمی کے
نہ جانے کتنے جلوے آنِ واحد میں گذرتے ہیں

نہ پڑ جائیں قدم اپنے نشانِ پائے احمدؐ پر
دیارِ سرورِ دیں میں سنبھل کر پاؤں دھرتے ہیں

انہیں کا قلب ہے گنجینۂ عرفانِ ربانی
جو عشقِ سرورِ عالم میں ہر دم آہ بھرتے ہیں

جہنم ان کی پھونکوں سے برابر سرد ہوتی ہے
نبی کے چاہنے والے بھلا دوزخ سے ڈرتے ہیں

بتادیتا ہے چہرہ سرِّ الطاف و کرم ان کا
نقوش ان کی محبت کے اگر دل پر ابھرتے ہیں

فریدِؔ بینوا پر ہو عنایت کی نظر آقا
تری چوکھٹ پہ کتنے دامنِ امید بھرتے

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ

السلام اے صاحبِ قرآں ھدیً للمتقیں
السلام اے جانِ عالم رحمۃ للعالمیں

رونقِ بزمِ ملائک، شمعِ بزمِ مرسلیں
نیرِ برجِ رسالت، زینت عرشِ بریں

رب نے بخشی تھی نبوت تجھ کو روزِ اوّلیں
تو نبی تھا جب تھے آدم درمیانِ ماء وطیں

توہی آغاز ازل ہے، توہی انجامِ ابد
تو نشانِ اوّلیں ہے، تو ہی خطِ آخریں

تیرے قدموں نے ہزاروں گلستاں پیدا کیے
تیرے جلووں کی بدولت ہوگئی روشن زمیں

ہوگئی عقدہ کشائی اُس کی تیرے فضل سے
تیری چوکھٹ پر رکھی جس نے عقیدت کی جبیں

قربِ نورِ کبریا حاصل ہوا جبریل کو
جس گھڑی آنکھیں رکھیں بر پائے فخرِ مرسلیں

کر اطاعت! شافعِ محشر کی دنیا میں فرید
تاکہ جنت میں ہوں تیری منتظر حوارِ عیں

❀ ❀ ❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ

بھرا رحمتوں سے حلیمہ کا آنگن
چلیں لے کے آقا کو جب زیرِ دامن

کھلے رازِ محبوب کیسے جہاں پر
کہ خود نورِ وحدت نے ڈالی ہے چلمن

قیامت تلک اے مسلمان ہرگز
نہ چھوٹے گا ہم سے محمدؐ کا دامن

یہ اہلِ جہاں پر کھلا راز قدرت
کہ نورِ محمدؐ سے دنیا ہے روشن

فرشتے سلامی کو آتے وہاں پر
جہاں پر کہ ہے نورِ خالق کا مسکن

برستی ہے کیسی گھٹا رحمتوں کی
چلو! چل کے دیکھیں مدینے کا ساون

فریدِ حزیں تیری قسمت بڑی ہے
ہے سایہ فگن تجھ پہ قادر کا دامن

❀ ❀ ❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

الٰہی میں قربِ نبی چاہتا ہوں
ہمیشہ تری بندگی چاہتا ہوں

سدا دیکھوں آنکھوں سے روضے کی جالی
خدایا میں وہ روشنی چاہتا ہوں

رہیں جس سے خوش میرے آقا ہمیشہ
الٰہی میں وہ زندگی چاہتا ہوں

بلا لیجئے اب مدینے میں آقا
خدا کی قسم میں یہی چاہتا ہوں

بہت دن ہوئے ان کی چوکھٹ کو چومے
مدینے کی اک حاضری چاہتا ہوں

غرور و تکبر کی دنیا سے ہٹ کر
طفیلِ محمدؐ خودی چاہتا ہوں

مرا نام مستوں میں آجائے اُن کے
فریدِ حزیں! میں یہی چاہتا ہوں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

دولتِ ایماں بہ فیضِ مصطفیٰ رکھتا ہوں میں
بعد انوارِ خدا، نورِ ھدیٰ رکھتا ہوں میں

ہے تقاضا یہ مرے ایمان کے جذبات کا
مرتبہ سرکار کا بعدِ خدا رکھتا ہوں میں

غیر میرے دل میں ہرگز آ نہیں سکتا کبھی
دل کے ہرگوشے میں نورِ مصطفیٰؐ رکھتا ہوں میں

جن کو حوروں نے سلامی پیش کی معراج میں
وہ حسینِ دوجہاں نورِ خدا رکھتا ہوں میں

اُن کے الطاف وکرم سے ساری دولت مل گئی
اب تو دیدارِ خدا کا آسرا رکھتا ہوں میں

یہ فقیری بھی ہے میری کیا فقیری اے فرید
سایۂ دامانِ شاہِ دوسرا رکھتا ہوں میں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

میں ذکرِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں
ہر اک دردِ دل کی دوا کر رہا ہوں

اسی نے یہ توفیق بخشی ہے مجھ کو
میں ذکرِ رسولِ خدا کر رہا ہوں

مری موت آئے مدینے میں یارب
یہی رات دن، اب دعا کر رہا ہوں

فرشتوں سے کہہ دو مرا نام لکھ لیں
میں تعظیمِ خیر الوریٰ کر رہا ہوں

درود اُن پہ پڑھ کر فریدؔ آج میں تو
کسی کو شریکِ دعا کر رہا ہوں

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نگاہیں اٹھا کر میں جب دیکھتا ہوں — جمالِ محمدؐ میں تب دیکھتا ہوں
عجم میں بھی شانِ عرب دیکھتا ہوں — محمدؐ کے مستوں کو جب دیکھتا ہوں
سلاطینِ عالم جہاں سرنگوں ہیں — وہ دربارِ شاہِ عرب دیکھتا ہوں
دیارِ محمدؐ میں انوارِ باری — برستے ہوئے روز و شب دیکھتا ہوں
محمدؐ کی زلفِ معنبر میں، میں تو — گرفتار سارا عرب دیکھتا ہوں
متاعِ دو عالم مرے سامنے ہے — محمدؐ کے صدقے میں سب دیکھتا ہوں
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ یہ بولے — محمدؐ میں، میں نورِ رب دیکھتا ہوں
جب آتا ہے نامِ محمدؐ زباں پر — تو اُس کی چمک زیرِ لب دیکھتا ہوں
نہیں لگ رہا ہے مرا دل وطن میں — مدینہ خدا جانے کب دیکھتا ہوں
ہے یومِ ولادت اسی واسطے تو — دو عالم کو محوِ طرب دیکھتا ہوں
سلا کر جہاں پھر بلانا کسی کو — یہ عشقِ الٰہی عجب دیکھتا ہوں
محمدؐ یہ معراج میں بول اٹھے — جمالِ خدا بے طلب دیکھتا ہوں
انہیں کو ملا علمِ کونین رب سے — کہ جن کو میں اُمّی لقب دیکھتا ہوں

گدائے درِ مصطفیٰؐ یاد آئے
فریدؔ صحیحی کو جب دیکھتا ہوں

❀❀❀

الصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

یہی آرزو ہے مرے خدا، مروں ارضِ پاکِ حجاز میں
مرے سامنے ہو جمالِ حق، مری موت آئے نماز میں

وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، وہ بشیر ہیں، وہ نذیر ہیں
کہ مقام ان کا بلند ہے، وہ رہے ہیں پردۂ ناز میں

تری ذات پاک ہے مصطفیٰؐ، تو ہے قدسیوں سے کہیں سوا
یہی پاکیوں کا ثبوت ہے، ترا نام آیا نماز میں

مری بندگی بھی چمک اٹھی اُسی آن تیرے جمال سے
ترا نام ناز سے آگیا مرے لب پہ جب بھی نماز میں

مری مستیوں کو نہ دیکھئے میں اسیرِ زلفِ حبیب ہوں
کبھی لطف آیا نماز میں کبھی لطف آیا نیاز میں

بھرو چل کے دامنِ فقر کو، درِ مصطفیٰؐ پہ فریدؔ تم
ہے تمام نعمتِ دوجہاں اُسی ارضِ پاک حجاز میں

الصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ

خدایا میں تیری عطا چاہتا ہوں — تجھی سے ترا مصطفیٰؐ چاہتا ہوں
نیاز ان کا صبح و مسا چاہتا ہوں — لقائے حبیبِ خدا چاہتا ہوں
لگانے عبادت کی بندیا جبیں پر — غبارِ درِ مصطفیٰؐ چاہتا ہوں
درود اُن پہ پڑھ کر سلام ان پہ پڑھ کر — میں قربِ حبیبِ خدا چاہتا ہوں
جو دنیا و عقبیٰ کو میرے بدل دے — میں رحمت بھری وہ دعا چاہتا ہوں
حبیبِ خدا پہ جو ایمان رکھے — اُنہیں نعمتوں سے بھرا چاہتا ہوں
کہیں دیکھ کر لوگ دیوانہ ان کا — خدایا میں وہ مرتبہ چاہتا ہوں
وہ ہوں روبرو اُن کو دیکھا کروں میں — دمِ آخریں سامنا چاہتا ہوں
زباں پر ہو جاری محمدؐ محمدؐ — اُسی نام پر لب کو وا چاہتا ہوں
زمینِ مدینہ ہو مدفن خدایا — نہ ہرگز میں اس کے سوا چاہتا ہوں
جہاں انبیاء نفسی نفسی کہیں گے — وہاں اُن کا میں آسرا چاہتا ہوں
جو داماں ہے سب کا پناہِ غریباں — وہ دامانِ مشکل کشا چاہتا ہوں

فریدؔ اس لیئے نعت حضرت میں کہتا
کہ دل پر، زباں پر، چلا چاہتا ہوں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نبی کی عطرت کا ہے کرشمہ کہ سارے غنچے مہک گیے ہیں
اس ایک چشمِ کرم کے صدقے ہزاروں چہرے چمک گیے ہیں

تھا باغِ عالم خزاں رسیدہ، بہار روٹھی ہوئی تھی اس سے
ترے تصدق میں ابرِ رحمت کہ سب ہی غنچے چٹک گئے ہیں

خدا کا کلمہ تو ہے زباں پر نبی کی عزت نہیں ہے دل میں
انہیں مسلماں کہوں میں کیسے؟ وہ راستے سے بھٹک گیے ہیں

ہزاروں رہزن ہیں دینِ حق کے ہزاروں فرقے ہیں ان کے دشمن
سناؤں روداد اہلِ سنت، پہنچ کے منزل پہ تھک گئے ہیں

کمالِ حسنِ ادب یہی ہے، کہ بے ادب کو نہ چھیڑیں ہرگز
فرید تیری ہے کیا حقیقت، کہ بے ادب آپ تک گئے ہیں

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

فرقِ عالم و صوفی، واقعی ہے پینے میں
اُن کی مے کتابوں میں ان کی مے مدینے میں

وہ بساطِ ہستی پر مثلِ شمع روشن ہے
جس نے ان کی یادوں کو رکھ لیا ہے سینے میں

نام لوں تو کھل جائیں راز میری الفت کے
میرا حاکمِ دل تو، ہے مکیں مدینے میں

آتشِ محبت کی بات ہی نرالی ہے
یہ سلگتی رہتی ہے عاشقوں کے سینے میں

اپنے کملی والے کا دو مکان دیکھا ہے
اک مکاں مدینے میں دوسرا ہے سینے میں

نام میرے آقا کا کس قدر منور ہے
نور اس سے آتا ہے مومنوں کے سینے میں

عمر اے فرید اپنی ہند میں بہت گذری
کاش جو بھی باقی ہے ہو بسر مدینے میں

❀❀❀

اَلصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللہِ

بندوں پہ یہ رحمت کی نظر دیکھ رہا ہوں
وہ نورِ خدا مثلِ بشر دیکھ رہا ہوں

حیرت میں ہوں دیکھ کے گلزارِ مدینہ
فردوس بریں پیشِ نظر دیکھ رہا ہوں

اللہ کا گھر بھی ہوا انوار سے روشن
اُس نورِ مجسم کا اثر دیکھ رہا ہوں

کیوں کر نہ ہوں اس ساقیِ عرفاں پہ تصدق
آنکھیں تو ہیں مخمور، مگر دیکھ رہا ہوں

جو آئیں ہیں طیبہ سے لئے آنکھوں میں جلوے
میں غور سے اُن سب کی نظر دیکھ رہا ہوں

رکھا صدفِ قدس میں احمد کو خدا نے
دریائے نبوت کا گہر دیکھ رہا ہوں

انکار کروں کیسے فریدؔ ان کی عطا سے
میں لطف و کرم شام و سحر دیکھ رہا ہوں

اَلصّلوٰۃُ وَ السّلامُ عَلَیکَ یارَسُولَ اللہِ

اک طرف نورِ رحمت کی ضو پاشیاں اک طرف حق کی گل کاریاں دوستو!
ہوگئیں ہیں طرب ناک و جاں آفریں، بزمِ طیبہ کی رعنائیاں دوستو!

کہکشاں کھنچ گئی، چاند تارے جھکے، پہنچا اللہ کا میہماں دوستو!
آئی اسریٰ کی شب، خوش ہیں اہلِ زمیں، بات پہنچی کہاں سے کہاں دوستو!

رات ہی رات میں سج گیا اک چمن جس پہ نازاں ہے نخلِ جہاں دوستو!
دستِ محبوبِ رب نے لگایا جسے، وہ ہے سلمان کا گلستاں دوستو!

ان کی شانِ رحیمی کا ہے معجزہ، زندگی حاصلِ زندگی بن گئی
ہر طرف ورنہ تھی قتل و غارت گری، بخش دی زندگی کو اماں دوستو!

ظلِّ نورِ خدا ہے لقب آپ کا اور شمس الضحیٰ ہے لقب آپ کا
آپ آئے تو دنیا منور ہوئی ورنہ بے نور تھا یہ جہاں دوستو!

جب فرشتوں نے بھیجا ہے ان پر درود اور اللہ نے ان کی تعریف کی
کیا کرے ذکرِ محبوبِ ربِّ عُلا اب فریدِ حزیں کی زباں دوستو!

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

محمدؐ ہیں کیا ریگ زاروں سے پوچھو
مدینے کی رنگیں بہاروں سے پوچھو

درِ مصطفیٰؐ پر جھکے کیسے گردن
ادب سے عبادت گزاروں سے پوچھو

جو رہتے تھے دن رات مصروفِ خدمت
محمدؐ کو اُن راز داروں سے پوچھو

تم احوالِ بیکس، پناہ غریباں
مدینے کے ان بے سہاروں سے پوچھو

مدینے کی گلیوں میں عطرت ہے کس کی
یہ خاکِ حرم سنگ پاروں سے پوچھو

فریدؔ اپنی فطرت ہے آدابِ حضرت
کہ جو پوچھنا ہے اشاروں سے پوچھو

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

شرابِ عشق احمد مل گئی ہے جب سے پینے کو
کھچا جاتا ہے تب سے اپنا دل یارب مدینے کو

انہیں کیا خوف بحرِ غم کا، طوفانِ حوادث کا
چلائیں ناخدا بن کر نبی جس کے سفینے کو

وہی بے خوف ہوگا روزِ محشر سامنے رب کے
جلائے آتشِ عشقِ محمدؐ جس کے سینے کو

صبا اتنا تو کہہ دینا درِ سرکار والا پر
تڑپتا ہوں مئے عشقِ نبی مدت سے پینے کو

کبھی مہتاب کو دو ٹکڑے کر ڈالا تھا انگلی سے
کبھی مشکیزے بھر دیتے تھے، پانی سب کے پینے کو

کبھی حسان کو جنت کی خوشخبری سناتے تھے
کبھی تقسیم فرماتے تھے رحمت کے خزینے کو

زمیں پر ایک قطرہ بھی کبھی گرنے نہیں دیتے
کہ اصحابِ نبی ملتے تھے کپڑے پر پسینے کو

نبی کے عشق میں بس جان دیدے اے فریدؔ اپنی
اگر تو چاہتا ہے حشر تک دنیا میں جینے کو

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

جبریل نے دکھلائی جو تصویرِ مدینہ
اصحاب نبی کر گئے تعمیرِ مدینہ

اس شمسِ رسالت سے فلک بھی ہے منور
ہاں فرش سے تا عرش ہے تنویرِ مدینہ

تنزیلِ ملائک یہ پتا دیتے ہیں مجھ کو
ان کو بھی حسیں لگتی ہے تنویرِ مدینہ

یثرب میں انہیں بھیج کے بتلادیا رب نے
خالق کو بھی منظور تھی تعمیرِ مدینہ

جب سمجھوں گا دل اپنا محبت میں ہے کامل
ہر وقت تصور میں ہو تصویرِ مدینہ

واللہ جسے ہوتی ہے طیبہ سے محبت
ہر گام پہ کرتا ہے وہ توقیرِ مدینہ

بوبکرؓ و عمرؓ ہوں یا کہ وہ عثمانؓ و علیؓ ہوں
واللہ یہی چار ہیں تفسیرِ مدینہ

رحمت کا خزینہ بنی یثرب کی زمیں بھی
ہے خاکِ شفا دیکھو یہ تاثیرِ مدینہ

جاجا کے ملک، جن وبشر بنتے ہیں نوری
کیا خوب چلا بخش ہے تنویرِ مدینہ

ہر آن سلامی کو وہاں آتے فرشتے
دیکھیں یہ ذرا، منکرِ توقیرِ مدینہ

رحمت بھی صدا دیگی سرِ حشر انہیں کو
جو دل میں سجائے رہے تصویرِ مدینہ

دیوانۂ طیبہ ہوں میں دیوانۂ طیبہ
پہناؤ مرے پاؤں میں زنجیرِ مدینہ

تقدیر کی تابانی پہ کیوں کر نہ ہوں نازاں
پائی ہے فرید آپ نے تنویرِ مدینہ

ظلِ نورِ خدا رسولُ اللہ — سیدُ الانبیاء رسولُ اللہ
سارے نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہے — مرتبہ آپ کا رسولُ اللہ
سب بھریں دامنِ مراد اپنے — ہم رہیں بے نوا رسولُ اللہ
گو خطاکار ہی سہی لیکن — پھر بھی ہوں آپ کا رسولُ اللہ
جان کھائے چلا ہی جاتا ہے — فکرِ یومِ جزا رسولُ اللہ
اپنے اعمال پر ہیں سب نازاں — میرا کیا ہوگا یا رسولُ اللہ
آپ کے ہاتھ میں خدائی ہے — آپ کا ہے خدا رسولُ اللہ
آپ نے سب کے بھر دیے دامن — ہم بھی ہیں بے نوا رسولُ اللہ
جب دمِ آخریں ہمارا ہو — لب پہ جاری ہو یا رسولُ اللہ
صدقہ حسنین کا عطا کردیں — یا حبیبِ خدا رسولُ اللہ
گود لیتے ہی سعدیہ بولیں — پالیا پالیا رسولُ اللہ

ہو فریدِ حزیں پہ چشمِ کرم
اے حبیبِ خدا رسولُ اللہ

عجب شان کی ہے بہارِ مدینہ
چمن ہی چمن ہے دیارِ مدینہ

ریاض الجناں اور محراب و منبر
ہیں جنت نشاں یادگارِ مدینہ

وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ
جہاں سوتے ہیں تاجدارِ مدینہ

نظر ہوگی محوِ تجلائے طیبہ
اگر دیکھیں نقش و نگارِ مدینہ

میں پھر سر کے بل ان کے روضے پہ جاؤں
بلائیں اگر تاجدارِ مدینہ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
انہیں چار سے ہے وقارِ مدینہ

خلافت، شجاعت، دیانت، امانت
عطا کرگیے تاجدارِ مدینہ

ملے گی اُسے حشر میں سربلندی
کہ جو ہو گا دل سے نثارِ مدینہ

فرید اپنے دل کی تمنا یہی ہے
دکھائے خدا پھر بہارِ مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

کیوں کر نہ بلائیں مجھے سرکارِ مدینہ
ہوں آلِ علی خادمِ دربارِ مدینہ

بخشا ہے شرف رب نے تجھے سارے نبی پر
اے شاہِ زمن سید ابرارِ مدینہ

آتے ہیں سلاطین، گدابن کے وہاں پر
کس شان کا دربار ہے دربارِ مدینہ

جس جا پہ جبیں گھسی سلاطینِ جہاں نے
وہ در ہے ترا سید ابرارِ مدینہ

ہر گوشے سے آتی ہے صدا نعتِ نبی کی
مداحوں سے بھرپور ہے دربارِ مدینہ

فریادی چلے آتے ہیں فریاد کی خاطر
چوکھٹ پہ تری، بھیڑ ہے سرکارِ مدینہ

ہے امتِ مسلم کا نہیں کوئی معاون
لو اُس کی خبر سیدِ ابرارِ مدینہ

کس طرح سکوں ہوگا مرے قلب و جگر کو
یاد آنے لگا پھر مجھے دربارِ مدینہ

کیوں کر نہ کرے ناز مقدر پہ فریدؔ آج
دکھلادیا اللہ نے دربارِ مدینہ

الصّلوٰۃ و السّلام علیک یارسُولَ اللہ

پھولوں سے سوا حسن میں ہیں خارِ مدینہ
اے صلِ علیٰ رفعتِ گلزارِ مدینہ

دکھلادے خدا روضۂ سرکارِ مدینہ
باقی نہ رہے حسرتِ دیدارِ مدینہ

فردوس کا لالچ ہے نہ ہے باغِ ارم کا
کافی ہے مرے واسطے گلزارِ مدینہ

دیکھے پہ بھی باقی ہی رہی خواہشِ دیدار
دکھلادے خدا پھر مجھے گلزارِ مدینہ

مہماں کو کھلادیتے تھے خود فاقہ سے رہتے
اخلاق کے پیکر تھے وہ انصارِ مدینہ

کچھ گرمیٔ محشر کی وہاں فکر نہیں ہے
کافی ہے مجھے دامنِ سرکارِ مدینہ

لینے کو صبا آئی ہے طیبہ کی گلی میں
خوشبوئے حرم عطرتِ گلزارِ مدینہ

ہیں رشکِ قمر ذرۂ خاکِ رہِ طیبہ
تابندۂ انوار ہیں انوارِ مدینہ

کر اپنے عمل کو تو فریدؔ ان کے مطابق
چاہے ہے اگر نسبتِ سرکارِ مدینہ

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

خدایا دکھا مجھ کو کوئے مدینہ — لیے دل میں ہوں آرزوئے مدینہ
تصور میں آیا ہے کوئے مدینہ — خیال اپنا پہنچا بسوئے مدینہ
اسی دل میں ایماں کی لذت رہے گی — ہو جس دل میں سودائے کوئے مدینہ
اگر باغِ طیبہ سے الفت رکھو گے — تو مل جائے گی تم کو بوئے مدینہ
کرو دل سے تعظیم و تکریم ان کی — ہیں آلِ نبی آبروئے مدینہ
عطا کر خدا طاقتِ نطق مجھ کو — کہ ہر دم کروں گفتگوئے مدینہ
تمنا یہی ہے، یہی آرزو ہے — رہے دل میں باقی غلوئے مدینہ
میں رندِ حرم ہوں عطا کر خدایا — شرابِ ہدایت صبوئے مدینہ
تصور کروں جب، نظر آئے مجھ کو — بہارِ حرم اور کوئے مدینہ

فریدِ حزیں کی یہی بس دعا ہے
کہ مرنے پہ حاصل ہو کوئے مدینہ

❀❀❀

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

دلِ مضطر ہے، مشتاقِ نظارا یا رسولَ اللہ
دکھا دیں اپنی صورت اب خدارا یا رسولَ اللہ

ادھر آنکھوں کو نیند آئے اُدھر بیدار قسمت ہو
کروں روئے منور کا نظارا یا رسولَ اللہ

مرے خوابوں کی دنیا میں اگر تشریف لے آئیں
تو چمکے میری قسمت کا ستارا یا رسول اللہ

اسی چوکھٹ پہ اپنی جان دینے آج آیا ہے
غلام آخر کہاں جائے تمہارا یا رسولَ اللہ

تمنا ہے یہی دل کی یہی خواہش بھی ہے ہر دم
کہ دم نکلے مدینے میں ہمارا یا رسولَ اللہ

دمِ آخر اگر لب پر تمہارا نام آجائے
تو وقتِ مرگ ملجائے سہارا یا رسولَ اللہ

جلالِ کبریا کا خوف دل سے دور ہوجائے
اگر محشر میں ہو جائے اشارا یا رسولَ اللہ

نہیں کوئی رہا محروم، نصرت سے فریدؔ ان کی
مدد کے واسطے جس نے پکارا یا رسولَ اللہ

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

کہیں اُن کو سب، ماہتابِ مدینہ
مگر حق کہے، آفتابِ مدینہ

عجب شان کا ہے نصابِ مدینہ
کتابِ خدا ہے کتابِ مدینہ

نہ بے پردہ دیکھے کوئی ارضِ طیبہ
بنا نورِ رحمت حجابِ مدینہ

زمیں رحمتوں کی، فلک رحمتوں کا
کوئی لاتو دے اب جوابِ مدینہ

بنے اُن کے اصحاب سلطانِ عالم
مکمل ہوا جب نصابِ مدینہ

میں جس وقت طیبہ کی وادی میں پہنچوں
اُسی وقت اُٹھے حجابِ مدینہ

چلا آرہا ہے مری سمت دیکھو
وہ ہنستا ہوا ماہتابِ مدینہ

مئے نابِ عشقِ محمدؐ کے صدقے
کہ پیتے ہی اٹھا حجابِ مدینہ

تمنا یہی ہے بنوں رندِ طیبہ
عطا کر الٰہی شرابِ مدینہ

فریدِؔ حزیں تیری آنکھوں کے صدقے
نگاہوں میں تیری ہے تابِ مدینہ

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بڑھو! جانبِ مصطفیٰؐ رفتہ رفتہ
قریب آئے گا خود خدا رفتہ رفتہ

محمدؐ کی زلفِ معطر کے صدقے
گلستانِ عالم بسا رفتہ رفتہ

ذرا انکی رحمت کا اعجاز دیکھو!
کہ بابِ شفاعت کھلا رفتہ رفتہ

قدم جبرئیلِ امیں کے رکے جب
چلے قربِ حق مصطفیٰ رفتہ رفتہ

بہ ایں وجہ گلشن معطر ہے شاید
مدینے سے آئی ہوا رفتہ رفتہ

ادھر ابرِ رحمت کے اٹھتے ہی دیکھا
زمانے کی بدلی فضا رفتہ رفتہ

گرفتارِ زلفِ نبیؐ مکرم
فریدؔ حزیں بھی ہوا رفتہ رفتہ

❀❀❀

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

مدینے میں ہے جلوہ گر اللہ اللہ — جمالاتِ خیر البشر اللہ اللہ
چراغ عقیدت کی لو دیکھ لے گی — مقاماتِ اہلِ نظر اللہ اللہ
چمکنے لگا نور رحمت سے کعبہ — جب آئے وہ خیر البشر اللہ اللہ
نبیؐ مکرم ہمارے وہی ہیں — مطیع اُن کے شمس و قمر اللہ اللہ
ہوئی پرورش ان کی مہدِ نبی میں — علی ذاتِ رحمت اثر اللہ اللہ
جہاں ہے منور حسین و حسن سے — ہیں کنز نبی کے گہر اللہ اللہ
تمنائے دیدار میں جی رہا ہوں — وہ اب تک نہ آئے نظر اللہ اللہ
دمِ آخریں یہ تمنا ہے میری — محمدؐ ہوں پیشِ نظر اللہ اللہ
ہوا ہے فریدؔ اب گدائے محمدؐ — مدینے سے آئی خبر اللہ اللہ

فریدؔ آپ نے ان کا رتبہ نہ جانا
رہے آج تک بے خبر اللہ اللہ

❀❀❀

اٹھی جس سمت رحمت کی نظر آہستہ آہستہ
منور کرگئی قلب و جگر آہستہ آہستہ

خدا کے گھر میں جب تشریف لائے سید عالم
ہوئی خاک حرم رشکِ قمر آہستہ آہستہ

ٹھہر جا گردشِ افلاک یہ حکم الٰہی ہے
ہے مہتاب رسالت کا سفر آہستہ آہستہ

قدم رکھتے ہی یثرب بن گیا رحمت کا کاشانہ
ہوئے پر نور سب دیوار و در آہستہ آہستہ

نشانِ کفشِ پائے سیدِ عالم نہ مٹ جائے
ادب سے اس لئے رکھا ہے سر آہستہ آہستہ

فریدؔ! اللہ کا تجھ پر کرم ہے، خاص رحمت ہے
ہوئی روشن عقیدت کی نظر آہستہ آہستہ

کہاں جائیں یہ دیوانے تمہارے یا رسول اللہ
شکستہ حال کو دیدیں سہارے یا رسول اللہ

فلک دشمن، زمیں دشمن، عدو سارا زمانہ ہے
پناہے یا رسول اللہ سہارے یارسول اللہ

نہ کوئی مونس و ہمدم نہ کوئی اب سہارا ہے
کہیں کیا ہم، مصیبت کے ہیں مارے یارسول اللہ

غلامی کے لیے پیدا کیا ہے رب نے امت کو
مسلماں ہوگیے بندے تمہارے یا رسول اللہ

مدینہ ہو وطن اپنا تمنا ہے یہی یارب
ہوں صبح وشام گنبد کے نظارے یا رسول اللہ

سنور جائے فریدؔ زار کی بگڑی ہوئی قسمت
اگر ہوجائیں ادنیٰ سے اشارے یا رسول اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

طیبہ کی زمیں کا کیا کہنا عرفان کی بارش ہوتی تھی
آئے تھے وہاں جبریلِ امیں قرآن کی بارش ہوتی تھی

دُھلتے تھے گناہِ جن و بشر غفران کی بارش ہوتی تھی
رحمت کی گھٹائیں چھاتی تھیں ایمان کی بارش ہوتی تھی

وہ دورِ ہدایت کیا کہنا، وہ عہدِ رسالت، کیا کہنا
تنزیلِ ملائک. ہوتی تھی عرفان کی بارش ہوتی تھی

اُس حجرۂ نوری سے بڑھ کر دنیا میں نہیں تھی کوئی جگہ
احکامِ خدا آتے تھے وہاں قرآن کی بارش ہوتی تھی

ہر ایک معلّم تھے اُس جا، ہر ایک مبلّغ تھے اُس جا
تعلیمِ شریعت ہوتی تھی، فرقان کی بارش ہوتی تھی

پھیلادیا جس نے بھی دامن، خالی نہ رہا وہ رحمت سے
ایماں کا خزینہ بٹتا تھا فیضان کی بارش ہوتی تھی

آوازِ بلالی سن سن کر ہر صاحبِ ایمان اٹھتا تھا
ہوتی تھی، نمازِ صبح ادا عرفان کی بارش ہوتی تھی

آتے تھے وفودِ شام و عجم اسلام کی باتیں سننے کو
سرکارِ دوعالم کے در پر مہمان کی بارش ہوتی تھی

قرآن کی آیت پڑھ پڑھ کر ہر صاحبِ ایماں روتا تھا
رحمت کی گھٹا چھا جاتی تھی غفران کی بارش ہوتی تھی

اک رات فریدؔ عاصی نے انوار برستے دیکھا ہے
کس طرح پروئیں لفظوں میں کس شان کی بارش ہوتی تھی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اگر ان کی چشمِ عنایت رہے گی
تو دنیا ہماری سلامت رہے گی

نہ دولت رہے گی نہ حشمت رہے گی
فقط ایک ان کی محبت رہے گی

اگر ایک ان کی محبت رہے گی
تو ایماں کی دولت سلامت رہے گی

صہیب اُن پہ قرباں بلال اُن پر شیدا
سدا روم و حبشہ کی شہرت رہے گی

وہی جلوہ گاہِ خدا ہوگا یارو
محمدؐ کی جس دل میں چاہت رہے گی

جو ہیں صرف توحید باری کے قائل
ملی بھی تو تاریک جنت رہے گی

نہ محشر میں ہونگے کبھی وہ پشیماں
جنہیں نامِ احمد سے الفت رہے گی

دمِ واپسی کام آئے گی ہم کو
اگر دل میں ایماں کی دولت رہے گی

نہ گھبرا مسلماں کہ اب اس جہاں میں
حبیبِ خدا کی حکومت رہے گی

مرا کام بنتا رہے گا ہمیشہ
اگر کملی والے کی نصرت رہے گی

ہماری، خدا کی، فرشتوں کی یارو
صلوٰۃِ محمدؐ میں شرکت رہے گی

جہاں وہ رہیں گے وہیں رب بھی ہوگا
قیامت میں کیسی قیامت رہے گی

فدا ہوگئے جو بھی آقا پہ اپنے
نثار اُن کے قدموں پہ جنت رہے گی

صدا دیں گے وہ امتی امتی کی
کہ روزِ جزا یہ عنایت رہے گی

پلائیں گے وہ حوضِ کوثر پہ کوثر
نہ پیاسی وہاں ان کی امت رہے گی

رکھوگے محبت اگر ان سے قائم
سدا نورِ ایماں کی دولت رہے گی

بسر ہوگی تقویٰ پہ گر زندگانی
تو آقا سے محشر میں قربت رہے گی

اگر خاتمہ ہوگا ایماں پہ میرا
لحد میں محمدؐ کی صورت رہے گی

طریقِ نبی پر جو چلتے رہیں گے
جہاں میں فریدؔ ان کی عزت رہے گی

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نہ خیال بت کدہ ہے نہ تو فکر ہے حرم کی
جو تجلیوں میں گم ہے، ہے تلاش اس صنم کی

میں گدائے مصطفٰے ہوں ترے در پہ رو رہا ہوں
بہ طفیلِ ذاتِ احمد مجھے بھیک دے کرم کی

مری بے خودی نے ایسا کیا راز آشکارا
جو زباں پہ آ رہی تھی وہی بات تھی حرم کی

مرا ذوق مے پرستی مجھے دے گا ہوشِ محشر
میں جلو میں ہوں گا اُس دن اُسی ساقی حرم کی

نہ تو چاہئے صبوحی نہ تو چاہئے لیالی
ہے نگاہ مجھ پہ کافی مرے ساقی حرم کی

مرے ذوق بندگی نے مجھے طوقِ سجدہ بخشا
لگی خاک ہے جبیں پر ترے بابِ محترم کی

تری شاعری نہیں ہے، ہے فریدؔ یہ عبادت
تو جو نظم کر رہا ہے وہ تو بات ہے حرم کی

الصلوٰۃُ و السلامُ علیکَ یارسولَ اللہِ

فریدؔ اپنی قسمت اُسی وقت چمکی
ملی خاک جس وقت زیرِ قدم کی

سنور جائیں بگڑے ہوئے کام میرے
نگاہِ کرم ہو جو شاہِ امم کی

نظر آیا نقشِ قدم ان کا جس جا
جبینِ عقیدت وہیں ہم نے خم کی

اُسے دو جہاں کی ملی بادشاہی
غلامی ملی جس کو شاہِ امم کی

مدینے کے گلزار بہتر ہیں اس سے
حقیقت نہیں کچھ بھی باغِ ارم کی

صلوٰۃِ فراواں بروحِ مقدس
فزوں جن سے عزت ہے فخرِ امم کی

ادب سے کہو نعت خیرالوریٰ تم
دکھاؤ نہ ہرگز روانی قلم کی

سلامت رہے ان کا در میرے اللہ
کہ جن سے بڑھی شان تیرے حرم کی

مدینے کے گلزار دیکھے ہیں جب سے
گئی آرزو دل سے باغِ ارم کی

بہ فیضِ محمدؐ مرا حال بدلے
اِدھر بھی نظر ہو خدایا کرم کی

نظر آئے آثارِ رحمت جہاں پر
فریدؔ اپنی گردن وہیں ہم نے خم کی

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُوْلَ اللہ

ملک اور جن و بشر نے بیاں کی
صفت نورِ رب، سید مرسلاں کی

کروں کیا میں تعریف اس مہرباں کی
خدا نے صفت جن کی خود ہی بیاں کی

نگاہِ کرم جس طرف کی، جہاں کی
بدلتی گئی کیفیت ہی وہاں کی

کھلے ان کے گیسوئے رحمت ہیں شاید
معطر ہوئی ہیں فضائیں جہاں کی

فقیر و غنی سب جھکاتے ہیں گردن
عجب شان ہے آپ کے آستاں کی

جو شیدا ہوا دل سے محبوبِ رب کا
ملی روشنی اُس کو دونوں جہاں کی

وہی آستانِ حبیبِ خدا ہے
کہ شاہوں نے کی ہے غلامی جہاں کی

مدینے کی رنگیں بہاروں کے صدقے
گہربار رحمت ہوائیں جہاں کی

ادھر ابرِ رحمت اُدھر ابر رحمت
عجب کیفیت ہے عرب کے سماں کی

محمدؐ کی آمد کا اعجاز دیکھو
زمیں ہمسری کرتی ہے آسماں کی

جہاں کچھ بھی انسانیت تھی نہ باقی
محمدؐ نے تبلیغِ رحمت وہاں کی

نہ بیت الحرم کی، نہ بیت الصنم کی
غلامی ملی پیر کے آستاں کی

حبیبِ خدا شاہدِ نورِ وحدت
فرید اپنے دل نے صفت یہ بیاں کی

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

لاج رکھ لینا تو خدا اپنے ثنا خوانوں کی
شاہِ دیں سیدِ ابرار کے دیوانوں کی

ان کے اعلانِ نبوت پہ حرم جھوم اٹھا
کنڈیاں بجنے لگیں خیبر کے کاشانوں کی

جب عمر ابن عزیز آئے حکومت کرنے
"یاد تازہ ہوئی بھولے ہوئے افسانوں کی"

دل بہلتا ہی نہیں کفر کے جلووں میں مرا
یاد آتی ہے مدینہ کے ضیاخانوں کی

آپ کے آتے ہی رحمت کی گھٹائیں چھائیں
رونقیں بڑھ گئیں دنیا کے ثنا خانوں کی

دورِ بے دینی و الحاد ہے میرے آقا
قدر باقی نہ رہی آپ کے دیوانوں کی

اپنے محبوب کے جلوے تو بکھیرے ہر جا
اپنے جلووں پہ رکھی قید حرم خانوں کی

پردہ چہرے سے اٹھانا تو سنبھل کر مولا
بھیڑ محشر میں رہے گی ترے دیوانوں کی

صبح نکلی ہے جمالِ رخِ انور لے کر
ظلمتِ کفر مٹاتی ہوئی بت خانوں کی

ہر طرف نورِ رسالت کی ضیا پھیل گئی
بستیاں سونی ہوئیں کفر کے ارمانوں کی

ہر شجر طورِ بداماں نظر آیا مجھ کو
ہر کلی نور ہے طیبہ کے گلستانوں کی

شمعِ توحید جلی آپ کے آتے ہی فریدؔ
بجھ گئی روشنی دنیا کے صنم خانوں کی

زلفِ احمد کی سیاہی داستاں بنتی گئی
اہلِ عرفاں کے لئے عنبر فشاں بنتی گئی

انکی رحمت دستگیرِ بیکساں بنتی گئی
مہرباں کی مہربانی مہرباں بنتی گئی

جس قدر جلتا گیا ان کی محبت کا چراغ
اتنی ہی محبوب میری داستاں بنتی گئی

نورِ وحدت کون ہے، نورِ رسالت کون ہے
داستانِ مصطفٰے خود راز داں بنتی گئی

روزِ محشر اپنی امت بخشوانے کے لیے
شانِ رحمت رازدارِ عاصیاں بنتی گئی

تھا شبِ معراج میں عرشِ بریں زیرِ قدم
اور خاکِ کارواں سے کہکشاں بنتی گئی

جانبِ منزل رواں تھا نورِ وحدت کا قدم
ہمت جبریل گردِ کارواں بنتی گئی

پاؤں رکھا جس زمیں پر میرے آقا نے فریدؔ
ان کے اعجازِ قدم سے گلستاں بنتی گئی

اگر ان کی الفت سمائی نہ ہوتی
درِ مصطفٰے تک رسائی نہ ہوتی

نہ ہوتا محمدؐ کو مبعوث کرنا
تو دنیا کی محفل سجائی نہ ہوتی

انہیں سے ہے رونق زمین و زماں کی
اگر وہ نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی

نہ ملتی مجھے دولتِ دین و ایماں
اگر ان کے درتک رسائی نہ ہوتی

بتوں کی حکومت ہی رہتی جہاں میں
محمدؐ کی گر رہنمائی نہ ہوتی

اگر میرے آقا نہ آتے جہاں میں
تو ظاہر تری کبریائی نہ ہوتی

انہیں کی نظر ہے فریدؔ حزیں پر
وگرنہ رہِ حق بھی پائی نہ ہوتی

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

زباں پر جب صلات آیا عبادت جھوم جھوم اُٹھی
خدا کو جوش آیا اور رحمت جھوم جھوم اُٹھی

شبِ معراج میں شان رسالت جھوم جھوم اُٹھی
ملا شربت محمدؐ کو ضیافت جھوم جھوم اُٹھی

شبِ معراج میں سب انبیاء پیچھے تھے حضرت کے
اس انداز امامت پر امامت جھوم جھوم اُٹھی

ازل سے منتظر تھی ساری جنت میرے آقا کی
قدم رکھتے ہی آنحضرت کے جنت جھوم جھوم اُٹھی

رقم جب جب ہوا نام نبی لوح منور پر!
کیے سجدے قلم نے اور کتابت جھوم جھوم اُٹھی

مرے آقا نے کی تصدیق جب رب کے رسولوں کی
تو قرآنِ مبیں کی ہر عبارت جھوم جھوم اُٹھی

کیے تقسیم جب مالِ غنیمت فتح مکہ پر!
تو اس تقسیم دولت پر رقابت جھوم جھوم اُٹھی

رُکانہ اور محمدؐ مصطفٰے سے جب ہوئی کشتی
رکانہ نے پڑھا کلمہ، ہدایت جھوم جھوم اُٹھی

کیا جب خاتمہ بو جہل کا کم عمر بچوں نے
تو ان پر قتل گہہ میں ساری ملت جھوم جھوم اُٹھی

جو کی بوبکرؓ نے تصدیق معراجِ محمدؐ کی
لقب صدیق پاتے ہی صداقت جھوم جھوم اُٹھی

سزا دی جب عمرؓ نے مسجدِ نبوی میں بیٹے کو
اس انصافِ شریعت پر عدالت جھوم جھوم اُٹھی

نبی کی بیٹیاں دو حضرتِ عثمانؓ کے گھر آئیں
وہ ذی النورین کہلائے قرابت جھوم جھوم اُٹھی

دیا حضرت نے جب جھنڈا علی کے دستِ اقدس میں
تو خیبر کی زمیں کانپی شجاعت جھوم جھوم اُٹھی

لبوں پر شکر، سر سجدے میں تھا شبیرِ اعظم کا
اس اندازِ شہادت پر شہادت جھوم جھوم اُٹھی

لقب خیرالوریٰ سے جب محی الدین کا پایا
تو شانِ غوث الاعظم پر ولایت جھوم جھوم اُٹھی

جلایا شمس تبریزی نے مردہ، ''قم باذنی'' سے
حیات آور کرامت پر کرامت جھوم جھوم اُٹھی

محافظ اب عقائد کا عمادالعلم ہی ہوگا
قیامِ مدرسہ پر بزمِ سُنّت جھوم جھوم اُٹھی

لکھی جب سے فریدِ بینوا نے نعت حضرت کی
ہوئی سایہ فگن رحمت، عنایت جھوم جھوم اُٹھی

❀❀❀

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یارَسُوْلَ اللّٰہ

ضعیفوں کا جو ماویٰ ہے، فقیروں کا جو ملجا ہے
وہی آقا ہمارا ہے، وہی مولا ہمارا ہے

جسے قرآن نے طٰہٰ کبھی یٰسین پکارا ہے
وہی تو سارے عالم کا سہارا ہے، سہارا ہے

عرب کا بچہ بچہ نغمہ زن ہے جس کی الفت میں
وہی محبوبِ عالم ہے وہی سب کا سہارا ہے

ہزاروں نعمتیں دنیا کی میرے سامنے ہوں گی
اگر ان کی عنایت ہے، اگر ان کا اشارا ہے

نہ ہیں افعال ہی بہتر، نہ ہیں اعمال ہی بہتر
مجھے تو روزِ محشر میں فقط انکا سہارا ہے

فریدِ بینوا ہے لو لگائے آپ سے آقا
غریبوں کو سوائے آپ کے کس کا سہارا ہے

❀❀❀

قریب اب دیارِ حبیب آرہا ہے
مرا اَوج پر اب نصیب آرہا ہے

بڑھی جارہی ہے مرے دل کی دھڑکن
کوئی جیسے میرے قریب آرہا ہے

سنو زائرو ! یہ جگہ ہے ادب کی
یہ کہتا ہوا اب نقیب آرہا ہے

نہ کم ہو محبت حبیبِ خدا کی
کہ دیکھو زمانہ عجیب آرہا ہے

جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں
نظر مجھ کو نورِ حبیب آرہا ہے

خدا را نگاہِ کرم مجھ پہ کردو
یہ پھیلائے دامن غریب آرہا ہے

فریدؔ آپ کو دیکھ کر سب کہیں گے
مدینے سے وہ خوش نصیب آرہا ہے

کلامُ اللہ سے گر شانِ وحدت یاد آتی ہے
تو پڑھ کر والضحیٰ شانِ رسالت یادآتی ہے

فرشتوں کا اترنا نور کی چادر کا بچھ جانا
نزولِ وحیِ ربانی کی شوکت یادآتی ہے

خیال آتا ہے جب اصحابِ صُفّہ کی محبت کا
تو سرکارِ دوعالم کی عنایت یادآتی ہے

زمانہ حج کا جب آتا تڑپ جاتا ہے دل میرا
وہ رقّت اور کعبہ کی عبادت یادآتی ہے

جب آتا ہے تصور میں جمالِ گنبدِ خضری
تو ارضِ مصطفیٰؐ کی شان و شوکت یادآتی ہے

فریدؔ بینوا کو اس کی قسمت نے کہاں لایا
کہ اس عاصی کو خود اپنی حقیقت یادآتی ہے

نہ پوچھو ہمدمو! مجھ سے کہاں کی یاد آتی ہے
جہاں رحمت برستی ہے وہاں کی یاد آتی ہے

قبا کی یاد آتے ہی وہاں کی یاد آتی ہے
نبیِ محترم کے آستاں کی یاد آتی ہے

زباں پر جب کسی کے نام آتا ہے مدینے کا
تڑپ اٹھتا ہے دل اور پھر وہاں کی یاد آتی ہے

سجا اِک رات میں جس نے کہ باغِ حضرتِ سلماں
مجھے رہ رہ کے ایسے باغباں کی یاد آتی ہے

تڑپتا تھا جو غیروں کے لیے راتوں کو بستر پر
مجھے ایسے معین و مہرباں کی یاد آتی ہے

وہ جس نے کی ہے مہمانی غریبوں، فاقہ مستوں کی
مجھے ایسے سخی و میزباں کی یاد آتی ہے

متاعِ زندگی ملتی ہے جس کے دیکھ لینے سے
فریدِ بینوا کو اس مکاں کی یاد آتی ہے

❀❀❀

پیامِ خدا مصطفیٰؐ لے کے آئے
کلامِ حقیقت نوا لے کے آئے

محمدؐ، خدا کی ثنا لے کے آئے
تجلّیِ عرشِ علا لے کے آئے

نہ پوچھو! مدینے سے کیا لے کے آئے
جو مانگا تھا اس سے سوا لے کے آئے

جسے دیکھنے کو تڑپتے تھے موسیٰ
وہ نورِ خدا مصطفیٰ لے کے آئے

کیا حق نے تعریف ہر اک ادا کی
حبیبِ خدا وہ ادا لے کے آئے

جہاں بے وفائی کا تھا دور دورہ
وہیں میرے آقا وفا لے کے آئے

نظر چومیے زائرینِ حرم کی
وہ آنکھوں میں نورِ خدا لے کے آئے

مِلا عاصیوں کو فریدؔ اِک سہارا
پیامِ شفاعت وہ کیا لے کے آئے

❀❀❀

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

گھٹا رحمت کی دیکھو چھا رہی ہے
بہارِ مصطفیٰ دکھلا رہی ہے

خطا کارانِ امت ہیں ہمارے
مدینے سے صدا یہ آ رہی ہے

بلاکر بت کدے سے سوئے طیبہ
مری بگڑی بنائی جا رہی ہے

معطر ہے فضا عطرِ نبی سے
ہوا، طیبہ سے شاید آرہی ہے

صلوٰۃ اُن پر پڑھے جاؤ خدا را
گھٹا رحمت کی چھاتی جارہی ہے

مرا دل کیوں نہیں لگتا حرم میں
کسی کی یاد شاید آرہی ہے

عطا کر کے مجھے توفیقِ سجدہ
جبیں میری سجائی جارہی ہے

فریدؔ اپنی کہانی کیا کہیں ہم
ہمیں تو یاد ان کی آرہی ہے

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

زیارت کو مدینے کی ہمارا دل تڑپتا ہے
دکھادے وہ جگہ مولاجہاں رحمت کا دریاہے

کرم کی ہو نظر مجھ پر خدا کے واسطے آقا
سنہری جالیاں پھر دیکھنے کو دل تڑپتا ہے

گدائے مصطفیٰ کی کیا انوکھی شان ہے لوگو!
کہ ایسی شان اوروں میں نہ دیکھیں گے نہ دیکھا ہے

بلائیں جلد ہی آقا مجھے دربارِ اقدس میں
بہت دن ہوگئے جانے کو میرا دل تڑپتا ہے

جنیدؔ و شبلیؔ و عطارؔ و رومیؔ آپ کے گر ہیں
تو یہ عاصی فریدؔ الحق بھی حضرت آپ ہی کا ہے

رشکِ جنت اپنا کاشانہ بنانا چاہئے
عطرۂ زلفِ محمدؐ سے بسانا چاہیے

قسمتِ خفتہ فریدؔ اپنی جگانا چاہئے
نقشِ پائے مصطفےٰؐ پر سر جھکانا چاہئے

دولتِ حبِّ نبی سے دل سجانا چاہئے
فخرِ فردوسِ بریں خود کو بنانا چاہئے

نعتِ سرکارِ دوعالم گنگنانا چاہئے
دولتِ ایمان و دیں ہر دم بڑھا نا چاہئے

لب پہ ہو نامِ محمدؐ دل میں ہو یادِ خدا
سارا نقشِ ماسوا دل سے مٹا نا چاہئے

کہہ رہے ہیں عندلیبانِ حرم صیاد سے
مجھ کو باغِ مصطفےٰؐ میں آشیانا چاہئے

آفتابِ حشر میرا کیا بگاڑے گا فریدؔ
اُن کے الطاف و کرم کا شامیانا چاہئے

❀❀❀

طیبہ سے محمدؐ جب، اللہ کے گھر آئے
تعظیم پیمبر میں بُت اوندھے نظر آئے

تحفے میں نماز آئی امت کو ملا رتبہ
محبوبِ خدا جس دم، محبوب کے گھر آئے

اے روحِ جدا ہونا اس وقت تو قالب سے
جب سامنے آنکھوں کے سرکار کا در آئے

آنکھوں میں مدینہ ہو لب پر ہو ثنا تیری
ہو اتنا کرم یارب جب وقت سفر آئے

چومیں گے قدم اس کے ہم جذبِ عقیدت سے
طیبہ سے بلانے کو جو لے کے خبر آئے

نسبت ہو تو ایسی ہو الفت ہو تو ایسی ہو
جس وقت جھکے گردن وہ نور نظر آئے

شاہانِ عرب بولے شاہانِ عجم بولے
محبوبِ خدا آئے سلطانِ بشر آئے

عصیاں سے ہوں آلودہ پر میری یہ قسمت ہے
رحمت کی ردا اوڑھے سرکار نظر آئے

اس وقت کھلا عقدہ حضرت کی نبوت کا
دینے کو گواہی جب طیبہ کے شجر آئے

حوروں نے پڑھی نعتیں غلماں نے سلامی دی
جب فخرِ رسل آئے جب رشکِ قمر آئے

دل پیش کیا پہلے خواہش بھی ہوئی قرباں
اب رکھنے کو چوکھٹ پر پیشانی و سر آئے

اب ضبط نہیں ہوتے ہم سے تو فریدؔ آنسو
دربارِ محمدؐ میں بادیدۂ تر آئے

❀ ❀ ❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے — غمِ دل سنانے کو جی چاہتا ہے
سلامی کو آئے جہاں پر فرشتے — وہیں میرا جانے کو جی چاہتا ہے
کشودِ مصائب ہے نامِ محمدؐ — وظیفہ بنانے کو جی چاہتا ہے
دیارِ حبیبِ خدا میں پہنچ کر — مصائب سنانے کو جی چاہتا ہے
درِ مصطفےٰؐ سے نہ آؤں گا ہرگز — وہیں بیٹھ جانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کی گلیوں میں جا کر ہمارا — نگاہیں بچھانے کو جی چاہتا ہے
مسرت سے سنتے تھے جس کو محمدؐ — وہی نعت گانے کو جی چاہتا ہے
جبیں اپنی رکھ کر درِ مصطفےٰؐ پر — مقدر جگانے کو جی چاہتا ہے
جہاں ان کا نقشِ قدم دیکھتا ہوں — وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے
اگر ہاتھ آجائے نعلین حضرت — تو سر پر اٹھانے کو جی چاہتا ہے
تجلّیِ آقائے کونین ہم کو — نظر میں سمانے کو جی چاہتا ہے
خیالوں میں آنکھوں میں قلب و جگر میں — انہیں کو بسانے کو جی چاہتا ہے
نبیِ مکرم کی الفت کے آنسو — سے پلکیں سجانے کو جی چاہتا ہے
ان آنکھوں میں خاکِ مزارِ محمدؐ — کا سرمہ لگانے کو جی چاہتا ہے

فریدؔ اب دیارِ حبیبِ خدا میں
شب و روز جانے کو جی چاہتا ہے

❀ ❀ ❀

نظر مجھ کو نورِ ہدیٰ آرہا ہے
دیارِ حبیبِ خدا آرہا ہے

بہ فیضِ قلندرؔ ان آنکھوں سے مجھ کو
نظر آج نورِ خدا آرہا ہے

محمدؐ نہیں وہ تو کچھ اور ہی ہیں
نہ پوچھو نظر مجھ کو کیا آرہا ہے

درِ مصطفےٰؐ سے درِ مصطفےٰؐ سے
بُلاوا ہمارا چلا آرہا ہے

مجھے دیکھ کر اہلِ طیبہ کہیں گے
غلامِ حبیبِ خدا آرہا ہے

ہے احسان یہ بھی محمدؐ کا مجھ پر
زباں پر جو نامِ خدا آرہا ہے

کسی کا فریدؔ آج نامِ مقدس
زباں پر مرے برملا رہا ہے

نبی کی توہین جو کریں گے نہ ان کو ہم راہبر کہیں گے
جلیں گے وہ آگ میں ہمیشہ جو اپنے جیسا بشر کہیں گے

خدا نے بھیجا ہے گرچہ ہم تک لباسِ انسانیت میں ان کو
کہا ہے قرآں نے نورِ وحدت بتاؤ کیسے بشر کہیں گے

جو دل کہ یادِ نبی میں تڑپے جو آنکھ ذکرِ نبی پہ روئے
بھگوئے جو دامنِ عقیدت، اُسی کو ہم چشمِ تر کہیں گے

جو اک اشارے پہ لوٹ آیا جو اک اشارے پہ شق ہوا ہے
ہزار لیل و نہار آئے، اُسی کو شمس و قمر کہیں گے

عزیز جنت سے بھی زیادہ زمینِ طیبہ کا ذرہ ذرہ
ملیں گے آنکھوں میں خاکِ طیبہ اسی کو کحل البصر کہیں گے

زمانہ بدلا ہے ہم بھی بدلیں کہ روزِ محشر قریب ہے اب
جسے نہ ہو فکر آخرت کی، فریدؔ اُسے بے خبر کہیں گے

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ

لائے جب قرآں محمدؐ، اے بشر تیرے لئے
کھل گئے بابِ کرم رحمت کے در تیرے لئے

عرش سے اہلِ جہاں کو آرہی ہے یہ صدا
بھیجا فخرِ انبیا نازِ بشر تیرے لئے

جب سے آیا نور وحدت آمنہ کی گود میں
اک نیا پیغام لائی ہر سحر تیرے لئے

خوش ہو اے اہلِ حرم آیا ہے نور کبریا
کھل گئے ہیں رحمت و عرفاں کے در تیرے لئے

بلبلوں کے زمزمے کوئل کی کوکو چار سو
کہہ رہی ہے آیا کوئی راہبر تیرے لئے

طالبِ عرفانِ رب سے کہہ گئے فخرِ رسل
"چھوڑ دی ہے میں نے منزل ڈھونڈ کر تیرے لئے"

گر اطاعت تو کرے گا مالکِ کونین کی
اے مسلماں ہوگی جنت مستقر تیرے لئے

جن کی تعلیمات نے دنیا بدل ڈالی تری
حق نے بھیجا کتنا اعلیٰ راہبر تیرے لئے

عاشقانِ مصطفےٰؐ میں پہلے داخل ہو فریدؔ
جنت الفردوس نے کھولے ہیں در تیرے لئے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وہ جو لفظ کن سے چمک اٹھا، وہی نورِ رب حبیب ہے
کہ وجودِ سرورِ دو جہاں بھی فرؔید کیا ہی عجیب ہے

جو مقامِ ناز و نیاز ہے وہاں صرف ذاتِ حبیب ہے
نہ گزر ملک کا وہاں پہ ہے، نہ تو کوئی ان سے قریب ہے

تری ذات رحمت و نور ہے ترا وصف کیا ہی عجیب ہے
جو بعید ہے، وہ بعید ہے، جو قریب ہے، وہ قریب ہے

یہ بھٹک رہا تھا اِدھر اُدھر مِلی راہ اِس کو بھی خوب تر
مرا خامہ وصفِ نبی کرے مری شاعری کا نصیب ہے

تو مسیحِ بزمِ جہاں بنا مرے قلب کا تو علاج کر
کہ شفا ہے تیرے قدم تلے، تو حکیم ہے تو طبیب ہے

نہ خلیلؑ کو نہ ذبیحؑ کو نہ کلیمؑ کو نہ مسیحؑ کو
جو مقام آپ کو مل گیا وہ مقام کس کو نصیب ہے

جسے دیکھنا ہو حبیب کو مجھے آکے بزم میں دیکھ لے
میں ہوں آئینے کا بھی آئینہ مری شکل مثلِ حبیب ہے

ترے در پہ جو بھی پہنچ گیا وہ امیرِ بزمِ جہاں بنا
جو وہاں پہنچ کے بھی رہ گیا وہ فرؔیدِ خستہ نصیب ہے

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

ہم نے سمجھا ہی نہیں شانِ رسالت کیا ہے
اور اللہ کے محبوب کی رفعت کیا ہے

ہم غریبوں پہ محمدؐ کی عنایت کیا ہے
حیف سمجھا ہی نہیں ان کی محبت کیا ہے

خوف سے کانپنے لگتے تھے عدو اُن کے قریب
بورے ٹاٹ کے اور شانِ جلالت کیا ہے

واعظا! سن لے محمدؐ نے لگایا ہے اسے
باغِ سلمان سے بڑھ کر تری جنت کیا ہے

جس نے آقا کی محبت سے سجایا دل کو
اُس کی نظروں میں دوعالم کی حقیقت کیا ہے

روزِ محشر میں لیے اپنے جلو میں ہونگے
عاصیوں پر مرے سرکار کی الفت کیا ہے

حسنِ محبوب سے کم تر ہے جمالِ دنیا
سن لو! اے اہل جہاں اس کی حقیقت کیا ہے

جس قدر تم کو ستانا ہو ستا لو ہم کو
وقت بتلائے گا اسلام کی رفعت کیا ہے

سیرتِ شاہِ دو عالم نے بتایا ہم کو
عدل و انصاف ہے کیا اور اخوت کیا ہے

سایۂ دامنِ سرکارِ دوعالم کی قسم
دل میں ہمت ہے تو پھر کوئی مصیبت کیا ہے

تیری بخشش کے لیے راتوں کو روتے تھے حضور
دیکھ اے امتِ عاصی تری نسبت کیا ہے

لاکھ فتنے ہوں بلائیں ہوں عدو ہوں پھر بھی
میرے سرکار اگر ہیں تو مصیبت کیا ہے

صورتِ سرورِ دیں ہم کو دکھا دے مولا
اس سے بڑھ کر کوئی ایمان کی دولت کیا ہے

ان کے اندازِ تکلم سے یہ ظاہر ہے فریدؔ
شانِ گفتار ہے کیا اور فصاحت کیا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

آنسو ہی بتائیں گے آیا ہوں میں کیا لینے
بیمارِ مدینہ ہوں، آیا ہوں شفا لینے

سب طالبِ دنیا ہیں، اتنا ہو کرم مجھ پر
آیا ہوں میں حضرت سے عرفانِ خدا لینے

سنتا ہوں کہ عرفاں کی دولت یہاں ملتی ہے
آیا ہوں ترے در پر، انوار وفا لینے

مِل جائے مِرے آقا، حسنین کے صدقے میں
آیا ہوں ترے در پر، میں علمِ ثنا لینے

اصحاب نبی کہتے دربار میں آقا کے
آیا ہوں محمدؐ سے پیغامِ خدا لینے

تم بندۂ خالص ہو، تم رب کے چہیتے ہو
ہو چشمِ کرم مجھ پر آیا ہوں دعا لینے

دنیا ہو کہ دیں، سب کچھ میں لوں گا فرید ان سے
مت پوچھو یہ تم مجھ سے، آیا ہوں میں کیا لینے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

جو اس کے فضل و کرم سے قریب ہوتا ہے
اُسی کو بادۂ عرفاں نصیب ہوتا ہے

''جسے بھی عشق محمدؐ نصیب ہوتا ہے''
وہ اپنے رب سے بہت ہی قریب ہوتا ہے

فریدؔ وہ بھی بڑا خوش نصیب ہوتا ہے
کہ جس کے قلب میں عکسِ حبیب ہوتا ہے

غمِ فراقِ محمدؐ عجیب ہوتا ہے
سکونِ قلب اسے کب نصیب ہوتا ہے

جو ان کی یاد میں روتا ہے روز راتوں کو
اسی کو جلوۂ ایماں نصیب ہوتا ہے

پہن لیا ہے غلامی کا طوق جس نے بھی
اُسی کو مسندِ عرفاں نصیب ہوتا ہے

اسے نہ فکرِ جہاں ہے نہ دولت کو نیین
گدائے کوئے محمدؐ عجیب ہوتا ہے

غلامی مل گئی جس کو درِ محمدؐ کی
بھلا وہ خادمِ طیبہ غریب ہوتا ہے؟

جو اُن کے چاہنے والوں کو چاہتا ہے فریدؔ
وہ دُور رہ کے بھی اُن سے قریب ہوتا ہے

❀❀❀

اُسی کو رحمتِ رب سے قریب دیکھا ہے
کہ جس نے جاکے دیارِ حبیب دیکھا ہے

کہیں پہ نورِ خدا ہے کہیں پہ نورِ نبی
جمالِ وادیِ طیبہ عجیب دیکھا ہے

درِ نبی سے فقیروں نے جھولیاں بھر لیں
نہ ان سا کوئی معینِ الغریب دیکھا ہے

انہیں کو کہتے ہیں خدّامِ مصطفیٰؐ مومن
نظر سے جس نے کہ ذاتِ حبیب دیکھا ہے

مریضِ شرک کو جس نے دوائے وحدت دی
نہ ایسا کوئی جہاں میں طبیب دیکھا ہے

تڑپ رہا ہے پئے دید یہ زمانے سے
فرید سا نہ کوئی کم نصیب دیکھا ہے

خموشی شانِ ہُو ہے اور کیا ہے
یہ طرزِ گفتگو ہے اور کیا ہے

جدھر دیکھے ترے جلوے ہیں بکھرے
جہاں میں تو ہی تو ہے اور کیا ہے

خدا کے بعد ان کا نام لینا
حسیں اک جستجو ہے اور کیا ہے

بخاریؔ ہو کہ مسلمؔ یا نسائیؔ
انہیں کی گفتگو ہے اور کیا ہے

بوقتِ موت آئیں میرے آقا
یہی اِک آرزو ہے اور کیا ہے

کسی کی یاد میں گردن جھکانا
طریقِ گفتگو ہے اور کیا ہے

ترے محبوب کی امت نہ بگڑے
یہ ان کی آبرو ہے اور کیا ہے

بنامِ مصطفیٰؐ آنسو بہانا
صلوٰۃِ باوضو ہے اور کیا ہے

فریدؔ آخر تصور رنگ لایا
تو ان کے روبرو ہے اور کیا ہے

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

نبی کے چہرے سے نورِ خدا رمیدہ ہے
قسم ہے ذاتِ محمدؐ خدا رسیدہ ہے

وہی تو سیدھا ہے جس کو حضور لائے ہیں
وگرنہ دین کا رستہ عجب خمیدہ ہے

ورق ورق پہ لکھا نام مصطفیٰؐ پایا
زبانِ برگ پہ آقا کا ہی قصیدہ ہے

سکون دیجیے شاہا مزاج کو میرے
نہ جانے کیوں یہ طبیعت بڑی کبیدہ ہے

تمام تاجِ نبوت طفیل ہے تیرے
یہی تو سارے مسلمان کا عقیدہ ہے

وہ دین جو کہ ہزاروں بہار لایا تھا
مرے حضور وہی اب خزاں رسیدہ ہے

چراغِ عشقِ محمدؐ کی روشنی میں فریدؔ
سناؤ نعت تم ایسی جو ناشنیدہ ہے

الصّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہِ

مل جائے اگر دامانِ نبی بیدار مقدر ہوجائے
محشر میں بلندی ہو حاصل دنیا بھی مسخر ہوجائے

گر خواب میں ہو دیدارِ نبی تقدیر منور ہوجائے
ہو روح ہماری پاکیزہ اور قلب مطہر ہوجائے

اے فخرِ رسل اے شاہِ امم خواہش ہے یہی ارماں ہے یہی
طیبہ کی زمیں پہ مدفن ہو اور نعش منور ہوجائے

مل جائے اگر جاروب کشی دربارِ محمدؐ کی ہم کو
قسمت ہو ہماری پھر تاباں اور قلب منور ہوجائے

اے کاش فریدِ عاصی کی اتنی سی تمنا پوری ہو
نسبت سے ہمارے پیروں کی دیدار میسر ہوجائے

الصّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللہِ

حدیثِ پاک بتلاتی ہے ذاتِ کبریا کیا ہے
کلامُ اللہ دکھلاتا ہے شانِ مصطفےٰؐ کیا ہے

خدا نے ان کے کاموں کو بھی اپنا کام فرمایا
محمدؐ اور خدا میں دیکھ لو تم فاصلہ کیا ہے

پڑھو قرآں تعصب کی نگاہوں سے الگ ہوکر
تو خود ہی جان جاؤ گے کہ مقصودِ خدا کیا ہے

یہ عقدہ بعد مرنے کے کھلے گا تجھ پہ اے منکر
خدا کیا ہے، محمدؐ کیا، غلامِ مصطفےٰؐ کیا ہے

دکھائیں اپنی صورت یا کہ تڑپائیں سدا تجھ کو
غلامِ مصطفےٰؐ ہے تو تجھے شکوہ گلا کیا ہے

مکینِ لامکاں تھی کل تلک اللہ کی ہستی
کھلا معراج میں عقدہ مقامِ کبریا کیا ہے

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

حدیثِ پاک کی رنگیں نقاب رہنے دے
ہمارے دل میں خدا کی کتاب رہنے دے

اٹھا کے پردہ تو ہوش و خرد نہ کھو میرے
تجلیوں کا خدارا حجاب رہنے دے

ترے کرم کے منافی ہے یہ مرے مولا
خراب جو ہے اسے تو خراب رہنے دے

نہ تول میرے گناہوں کو جرمِ بے حد سے
کچھ آبرو میری روزِ حساب رہنے دے

صلہ نہ دے مجھے یارب عبادتوں کا مگر
اسیرِ زلفِ رسالت مآب رہنے دے

ولائے آلِ محمدؐ میں سر جھکا دے فریدؔ
جبیں کو وقفِ درِ بوتراب رہنے دے

ضرورت ہے علومِ سرورِ عالم کی دنیا کو
جبینِ وقت کی تحریر پڑھ لو، پوچھنا کیا ہے

زبانِ مصطفےٰؐ سے ہم نے پائی بات دونوں کی
حدیثِ پاک کیا ہے اور کلامِ کبریا کیا ہے

جبیں اپنی جھکا کر روضۂ سلطانِ عالم پر
جگالو اے فریدؔ اپنا مقدر پوچھنا کیا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

خدا کے حکم سے دنیا میں جب خیرالانام آئے
فرشتے اُن کے گھر لے کر درود آئے سلام آئے

خدایا ان کی الفت آخری لمحے میں کام آئے
زباں پر میرے اس دم سرورِ عالم کا نام آئے

ہوں آدم یا کہ ابراہیم و یوسف کوئی پیغمبر
حبیبِ کبریا اُن کی ہراک منزل میں کام آئے

جہاں کو جس نے روشن کر دیا اِک آنِ واحد میں
لیے غارِ حرا سے آپ وہ نوری پیام آئے

بتوں کی بت پرستی سے جو روکا سرورِ دیں نے
تو کافر ان سے ہر منزل پہ بہرِ انتقام آئے

زباں ہو جائے نورانی بیاں ہو جائے عرفانی
اگر لب پر ترے نامِ محمدؐ صبح و شام آئے

نہ دکھلائیں وہ صورت، قبر میں تو دیکھ ہی لیں گے
محبت چاہئے اُن کی کہ اُس منزل میں کام آئے

فریدؔ اُن کو خدا نے دی جہاں بانی دو عالم کی
زمین و آسماں سب ان کے زیرِ انتظام آئے

❀ ❀ ❀

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

تو حریم رب میں مکیں رہا تری ذات ناز قدیر ہے
تو ہی رب کا بندۂ خاص ہے تو ہی عظمتوں کا امیر ہے

تو ہی وجہ خلق جہاں بنا تری مثل ہے نہ نظیر ہے
تو ہی رشکِ شمس و قمر ہوا، تری ذات نورِ کبیر ہے

تو رؤف ہے، تو رحیم ہے، یہ کلامِ ربِ قدیر ہے
ترا وصف کیا میں بیاں کروں تو بشیر ہے، تو نذیر ہے

ترے فیضِ خُلق سے مٹ گیا ترے رب کا جبر و جلال بھی
کریں ناز کیوں نہیں تجھ پہ ہم، تو ہی حشر میں بھی نصیر ہے

جو بکھر کے رات سنوار دے، جو سنور کے صبح نکھار دے
اُنہیں کاکلوں کا مرے خدا یہ فریدؔ بھی تو اسیر ہے

❀ ❀ ❀

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

عشقِ سرور میں جاں سے گزر جائیں گے
نام لے لے کے آقا کا مرجائیں گے

جب نظر سے نبی کی اتر جائیں گے
تم ہی کہدو کہ آخر کدھر جائیں گے

لیجئے اب ہماری خبر یا نبی
چھوڑ کر آپ کا در کدھر جائیں گے

بن کے پیغامبر جب قضا آئے گی
موت بولے گی بطحا نگر جائیں گے

حشر کے دن تو سایہ رہے آپ کا
ورنہ یہ نام لیوا کدھر جائیں گے

ہو اگر آپ کی چشمِ رحمت تو پھر
میرے بگڑے مقدر سنور جائیں گے

جو بھی ہیں محفلِ ذکرِ سرکار میں
سب کے دامن مرادوں سے بھر جائیں گے

دل جلے روزِ محشر میں اے کبریا
سوختہ سینہ لے کر کدھر جائیں گے

تحفۂ عشقِ آلِ محمدؐ لیے
حشر میں ان کے پیشِ نظر جائیں گے

عشقِ صادق اگر ہے فریدِؔ حزیں
انکے حسنِ دل آرا پہ مرجائیں گے

الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیک یارسُولَ اللہ

رسول اللہ کو ہرگز نہ جزوِ کبریا کہیے
اگر کہیے تو اُن کو سایۂ نورِ خدا کہیے

عقیدت کا تقاضا ہے کہ نورِ کبریا کہیے
شریعت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے

وہ قبل حضرت آدم، وہ بعد حضرت عیسیٰ
اُدھر بھی مصطفیٰؐ کہیے اِدھر بھی مصطفیٰؐ کہیے

ازل سے جس کی تابانی، ابد تک جس کی تابانی
وہی ہے ظلِ ربانی، اسے نورِ خدا کہیے

خدا شیدا محمدؐ کا، محمدؐ اس کے شیدائی
اِدھر عشق نبی کہیے اُدھر عشق خدا کہیے

غبار زیرِ پائے سرورِ عالم کا کیا کہنا
قدم جس خاک پر رکھا اسے خاکِ شفا کہیے

ازل ان سے ابد ان سے، زمیں ان سے، زماں ان سے
انہیں کو ابتدا کہیے، انہیں کو انتہا کہیے

کرم کی ہو نظر شاید فریدِ بینوا پر بھی
صبا جاکر درِ اقدس پہ اتنا مدعا کہیے

زباں پر نامِ سرکارِ دوعالم جب فریدؔ آئے
جھکا کر اپنی گردن مرحبا صلِ علیٰ کہیے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

میرے نبی ہیں رحمت والے، رحمت والے
میرے نبی ہیں عظمت والے، عظمت والے

میرے نبی ہیں خلوت والے، خلوت والے
میرے نبی ہیں جلوت والے، جلوت والے

میرے نبی ہیں عزت والے، عزت والے
میرے نبی ہیں شوکت والے، شوکت والے

میرے نبی ہیں رفعت والے، رفعت والے
میرے نبی ہیں جنت والے، جنت والے

میرے نبی ہیں شان خدا کی، شان خدا کی
میرے نبی ہیں وحدت والے، وحدت والے

میرے نبی ہیں خلق کے آقا، خلق کے داتا
میرے نبی ہیں امت والے، امت والے

میرے نبی ہیں ساقیِ کوثر، ساقیِ کوثر
میرے نبی ہیں راحت والے، راحت والے

میرے نبی ہیں صاحبِ بخشش، صاحبِ بخشش
میرے نبی ہیں شفقت والے، شفقت والے

میرے نبی ہیں نورِ الٰہی، نورِ الٰہی
میرے نبی ہیں حکمت والے، حکمت والے

میرے نبی ہیں کنزِ الٰہی، کنزِ الٰہی
میرے نبی ہیں نعمت والے، نعمت والے

میرے نبی ہیں جانِ فریدا، جانِ فریدا
میرے نبی ہیں خلقت والے، خلقت والے

لصّلوٰۃُ و السّلامُ علیکَ یارسُولَ اللّٰہِ

صبح، خالق کی اپنے ثنا کیجئے
شام، مدحِ رسولِ خدا کیجئے

کیا کہوں آپ سے آپ کیا کیجئے
ان کا نامِ مقدس لیا کیجئے

روز و شب نعت ان کی کہا کیجئے
غرق دریائے رحمت رہا کیجئے

وردِ نامِ رسولِ خدا کیجئے
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ کیجئے

مشکلیں ساری آسان ہوجائیں گی
اُن کے نقشِ قدم پر چلا کیجئے

جس میں پردہ نشیں کا تصور رہے
ایک سجدہ تو ایسا ادا کیجئے

نعمت علم وایماں ملی آپ کو
شکر شاہ دو عالم ادا کیجئے

آپ گر چاہتے ہیں خدا کا کرم
تذکرہ اس کے محبوب کا کیجئے

قاسمِ نعمتِ دوجہاں آپ ہیں
صدقہ حسنین کا کچھ عطا کیجئے

ہے فرید آپ کی آل کا خاکِ پا
اس کے حق میں خدارا دعا کیجئے

❀❀❀

اَلصّلوٰۃُ و السّلامُ علیکَ یارسُولَ اللّٰہِ

ازل کے چاند سے اُخضر نقاب مانگے ہے
نبی سے عطرتِ اعلیٰ گلاب مانگے ہے

طفیلِ ساقیٔ کوثر پلادے بادۂ نور
غلامِ آلِ رسالت مآب مانگے ہے

نہ چاہئے اسے جنت نہ چاہئے دوزخ
فقط حضوریٔ عالی جناب مانگے ہے

مصیبتوں کا ہوں مارا، کرم ہو اے آقا
غلام آپ کا جینے کی تاب مانگے ہے

ہمارے جذبۂ ایماں کا حوصلہ ہے یہی
کہ بوئے زلفِ رسالت مآب مانگے ہے

نہیں ہوں طور، کہ جلووں سے تیرے جل جاؤں
یہ شوقِ دید تجھے بے حجاب مانگے ہے

زمانہ دیکھئے کتنا بدل گیا ہے فرید
کہ آج بندہ بھی رب سے حساب مانگے ہے

❀❀❀

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

قدم زمیں پر ہے کس نے رکھا زمانہ کروٹ بدل رہا ہے
اِدھر بھی سورج نکل رہا ہے، اُدھر بھی سورج نکل رہا ہے

وہ ابرِ رحمت برس رہا ہے وہ حوریں نغمات گا رہی ہیں
چمن میں کون آج آگیا ہے کہ سارا موسم بدل رہا ہے

یہ بھینی بھینی سی مست خوشبو نسیم کس سے چھپا کے لائی
وہ ہنس کے بولی کہ زلف کھولے حبیبِ داور ٹہل رہا ہے

بتوں سے کہہ دو کہ گھر بدل دیں خدا کے گھر کو وہ کر دیں خالی
پہنچ گیا ہے وہ عہدِ باری، ترا پجاری بدل رہا ہے

شراب، وحدت کی لے کے آیا ہے کوئی ساقی خدا کے گھر میں
پکار، رندوں کی ہو رہی ہے، کہ دَور پر دَور چل رہا ہے

ستم کی تو انتہا ہوئی ہے، کرم کی بھی ابتدا ہو آقا
نہ جانے کیوں مدتوں سے مجھ کو، غمِ زمانہ مسل رہا ہے

فریدؔ نعتوں میں تیری اب تو غضب کی آتش بیانیاں ہیں
سنی ہیں جس نے بھی تیری نعتیں وہ عشقِ احمدؐ میں جل رہا ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

طفیلِ محمدؐ یہ ہم دیکھ لیں گے
کہ تحریرِ لوح و قلم دیکھ لیں گے

رسولِ خدا کا کرم دیکھ لیں گے
جمال اُن کا بے پردہ ہم دیکھ لیں گے

یہ سن لیں خدا کے گنہگار بندے
سرِ حشر لطف و کرم دیکھ لیں گے

نگاہوں میں طاقت اگر بخش دیں وہ
تو بیشک جمالِ حرم دیکھ لیں گے

سلامت رہے نورِ ایماں ہمارا
تو انوارِ دیر و حرم دیکھ لیں گے

بجا لائیں گے سجدۂ شکر اُس جا
جہاں اُن کا نقشِ قدم دیکھ لیں گے

کنارہ ہمارے قریب آگیا ہے
مدینہ تو اب کوئی دم دیکھ لیں گے

محبت اگر ہے نبی سے ہماری
تو پھر نورِ خالق بھی ہم دیکھ لیں گے

فریدؔ اپنی فطرت ہے سر کو جھکانا
کبھی تو کسی کا کرم دیکھ لیں گے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وہ نوری اک انجمن تھی یارو یہاں کی سب انجمن سے پہلے
جہاں محمدؐ تھے جلوہ فرما ہمارے خاکی وطن سے پہلے

نہ یہ زمیں تھی نہ وہ فلک تھا، نہ یہ بہاریں، نہ وہ فضائیں
نہ تھا جہاں میں وجودِ آدم، وجودِ شاہِ زمن سے پہلے

گلوں کی عطرت بتا رہی ہے کہ کوئی محوِ خرام ہے اب
نہ آئی خوشبو کبھی بھی ایسی یہاں کے برگِ چمن سے پہلے

مجال انساں نہیں ہے ہرگز کہ روحِ حق کی وہ جان لے لیں
مسیح پہنچے حضورِ رب میں ادائے دار و رسن سے پہلے

یہی وصیت فریدؔ کی ہے کہ اس کی میت پہ بعد مُردن
سنانا نعتِ نبی تم اس کو، سپردِ گور و کفن سے پہلے

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کوئی میرے قریب آیا ہے — اوج پر اب نصیب آیا ہے
اس جہاں کو شفا عطا کرنے — رب کا بھیجا طبیب آیا ہے
انبیا نے سجائی جب دنیا — تب خدا کا حبیب آیا ہے
ہوشیار اے نبی کے دیوانو! — اب مدینہ قریب آیا ہے
فیض لینے کو آستانے پر — ڈرتے ڈرتے غریب آیا ہے

بدلی ہے سب ادا فریدؔ تری
جب سے رنگِ حبیب آیا ہے

❀❀❀